بشری الکئیب
بلقاء الحبیب

نا امیدوں کے لئے بشارت محبوب کی ملاقات سے

علیہ الرحمۃ والرضوان
للامام العلامۃ الحافظ جلال الدین السیوطی
۸۴۹......۹۱۱ھ

مترجم
مولانا محمد حسن قلندرانی قاسمی ایم اے عربی و اسلامیات

امام و خطیب
جامع مسجد صدیق اکبر تلک چاڑی حیدر آباد

برادران اسلام متوجہ ہوں

تحفۃ الکرام وغیرہا کتب سیر و تاریخ میں لکھا ہے کہ گیارہویں ہجری میں علوم وفنون کی برتری کی وجہ سے ٹھٹھہ کو بغداد ثانی کہتے تھے۔

تحفۃ الکرام کے مصنف حضرت میر علی شیر قانع علیہ الرحمۃ کی پیدائش ۱۱۱۱ھ سے پہلے ایک انگریز سیاح ہملٹن ٹھٹھہ آیا۔ ٹھٹھہ کے علوم وفنون کے کمالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس وقت ٹھٹھہ میں چار سو جامعات ہیں۔ جن میں ہزاروں طالب علم شب وروز علوم وفنون حاصل کرتے ہیں''۔

مگر آج کل علم دین کی اتنی قلت ہے کہ اگر مؤذن موجود نہ ہو تو مقتدی صاحبان صحیح طریقے سے اقامت نہیں کہہ سکتے۔ چنانچہ ہم نے بھی اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل دینی ادارے قائم کیے ہیں۔

۱)...... جامعہ قادریہ قاسمیہ علاقہ بلبل تو تک بلوچستان۔

۲)...... جامعہ قاسمیہ نورانی مسجد خضدار بلوچستان۔

۳)...... اسی طرح کوٹڑی میں ایک مدرسہ قائم کیا جارہا ہے۔

۴)...... ایک اور عظیم الشان پلاٹ اللہ کے ایک بندے نے خدا کی رضا کیلئے پریٹ آباد میں دیا ہے۔ جس کی تعمیر کا سلسلہ عنقریب شروع کیا جارہا ہے۔

آپ تمام اہل اسلام اس کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

الداعی الی الخیر

فقیر قادری نقشبندی

محمد حسن قلندرانی

امام وخطیب جامع مسجد صدیق اکبر، ہٹلک چاڑی، حیدرآباد۔

بشری الکئیب
بلقاء الحبیب

ناامیدوں کے لئے بشارت محبوب کی ملاقات کی

للامام العلامة الحافظ جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ

۸۴۹......۹۱۱ھ

مترجم

مولانا محمد حسن قلندرانی قاسمی ایم اے عربی و اسلامیات

امام وخطیب

جامع مسجد صدیق اکبر تلک چاڑی حیدرآباد

نام کتاب...... بشری الکئیب بلقاء الحبیب

مصنف...... الامام الحافظ جلال الدین، السیوطی علیہ الرحمۃ

نام مترجم...... مولانا محمد حسن قلندرانی قاسمی مدظلہ العالی

نظر ثانی...... مولانا محمد نور الحسن قلندرانی

مدرس درس نظامی دار العلوم احسن البرکات

امام وخطیب: جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ، ریشم بازار، حیدرآباد۔

سن طباعت...... رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ...... نومبر ۲۰۰۰ء

تعداد...... ایک ہزار (1000)

کمپوزنگ...... MEC کمپیوٹر سینٹر، پنجرہ پول، حیدرآباد۔

ملنے کے پتے

(۱)...... مولانا محمد حسن قلندرانی

جامع مسجد صدیق اکبر تلک چاڑی، حیدرآباد۔

(۲)...... مولانا محمد نور الحسن قلندرانی

عائشہ صدیقہ جامع مسجد، ریشم بازار، حیدرآباد۔

(۳)...... مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ

دار العلوم احسن البرکات، حیدرآباد۔

تقریظ

از..... مجاہد العلماء حضرت علامہ مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ

نحمده ونصلي و نسلم على رسوله الكريم
الذی یتمنی لزیارته فی القبر کل مؤمنٍ سلیم

دنیائے علم و ادب میں ایک اور گل مہکا، محاسن العلماء علامہ محمد حسن قلندرانی قادری قاسمی زید کرمہ، ایک اور تحفہ، اہل ایمان کیلئے لائے ہیں..... اس مرتبہ فاضل جلیل تلمیذ حضرت خلیل قدس سرہ نے، جو عنوان منتخب کیا، وہ بجائے خود ایک گلدستہ ہے اور اہل ایمان کی مشام جاں کو معطر کر رہا ہے۔

ایک مؤمن صالح، قبر اور موت کو اس لئے پسند کرتا ہے کہ وہاں شافع مشفع آقا رحمۃ للعلمین ﷺ کی زیارت یقینی ہے، اسی لئے مشہور محاورہ ہے کہ موت ایک پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتا ہے۔

زیر نظر کتاب..... علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ کی کتاب "شرح الصدور" کی تلخیص کا ترجمہ ہے۔ جس میں موت و قبر کے بارے میں بہت سی احادیث جمع کی گئی ہیں۔ زبان حسب معمول رواں ہے۔ سلاست بیان نے کتاب کو مزید آسان بنا دیا ہے۔

علامہ قلندرانی مدظلہ قبل ازیں کئی کتب و رسائل کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ جو زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ مولانا کی کتب علمی و عوامی حلقوں میں بیک وقت ہاتھوں ہاتھ لیجاتی

فہرست مضامین کتاب

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	موت کی فضیلت کا ذکر اور یہ کہ موت زندگی سے افضل ہے۔	۳
۲	اس کا ذکر کہ موت ایک تنگ جگہ سے وسیع جگہ کی طرف منتقل ہونے کو کہتے ہیں	۸
۳	ان کرامتوں و مہربانیوں کا ذکر جو مؤمن کو روح قبض ہوتے وقت ملتی ہیں۔	۱۰
۴	آپس میں روحوں کی ملاقات اور ایک دوسرے سے مختلف باتوں کا پوچھ گچھ کرنا	۲۲
۵	میت کا اپنے غسل دینے والے اور تجہیز و تکفین کرنے والوں کو پہچاننا۔	۲۴
۶	مؤمن کی وفات پر آسمان اور زمین کا رونا	۲۵
۷	اس کا ذکر کہ قبر دبانے میں مؤمن پر آسانی کرتی ہے	۲۶
۸	قبر کا مؤمن کو مرحبا (خوش آمدید) کہنا	۲۷
۹	منکر نکیر کے سوالات کے وقت مؤمن کیلئے بشارت کا ذکر	۲۸
۱۰	مؤمن کا اپنی قبر میں تکلیف پانے کا ذکر	۳۳
۱۱	مردوں کا اپنی قبر میں نماز پڑھنے کا ذکر	۳۷
۱۲	مردوں کا اپنی قبروں میں قرآن پاک پڑھنے کا ذکر	۳۸
۱۳	فرشتوں کا مؤمن کو اس کی قبر میں قرآن پاک پڑھانے کا ذکر	۴۱
۱۴	قبر میں مؤمن کے لباس کا ذکر	۴۲
۱۵	مؤمن کی قبر میں اس کے بچھونے (بستر) کا ذکر	۴۴
۱۶	قبروں میں مردوں کا ایک دوسرے سے ملاقات و زیارت کرنا	۴۵
۱۷	مردوں کا اپنے زائرین کو جاننا اور ان سے مانوس ہونا	۴۹
۱۸	روحوں کے ٹھہرنے کی جگہ	۵۱
۱۹	مؤمنوں کے بچوں کی رضاعت (دودھ پلانے) اور پرورش کا ذکر	۶۳

ہیں اسلئے کہ ان میں مولانا کے شفیق و مربی استاد فقیہ اہلسنت خلیل العلماء، خلیل ملت، علامہ مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی قدس سرہ کے علم کے ہیرے چمکتے ہیں۔ کتاب کی خوبصورت طباعت نے مزید چار چاند لگا دیئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت فاضل موصوف کو مزید ہمت عطا فرمائے...... آمین۔

بجاہ سید العلمین ﷺ

فقط

حررہ الفقیر القادری **احمد میاں برکاتی** غفرلہ

خادم الحدیث النبوی الشریف

دار العلوم احسن البرکات، شاہراہ مفتی محمد خلیل خاں، حیدر آباد۔

۱۰، دسمبر ۲۰۰۰ء......شب ۱۳، رمضان ۱۴۲۱ھ

بوقت......۱۲:۴۵ بجے (شب یک شنبہ)
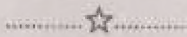
بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونُصلی ونسلم علی رسولہ الکریم○

ذکر فضل الموت انه خير من الحياة

موت کی فضیلت کا ذکر اور یہ کہ موت (مسلمان کیلئے) حیاتی سے بہتر ہے

(۱)...... حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ : موت مومن کا تحفہ ہے۔ (معجم الکبیر للطبرانی)

(۲)...... حضرت سیدنا حسین بن علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت مومن کیلئے پھول ہے۔

(مسند الفردوس للدیلمی)

(۳)...... سیدنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: موت مومن کیلئے غنیمت ہے۔ (دیلمی)

(۴)...... حضرت محمود بن لبید سے روایت ہے کہ بیشک نبی ﷺ نے فرمایا: انسان موت کو برا سمجھتا ہے (اور اس سے گھبراتا ہے) حالانکہ انسان کیلئے موت (اس دنیا کے) فتنہ سے بہتر ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

(۵)...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور اس کیلئے قحط ہے

جب انسان یہ دنیا چھوڑ دیتا ہے (یعنی مر جاتا ہے) تو وہ دنیا کی قید سے اور اس کے قحط سے آزاد ہو جاتا ہے۔ (المستدرک للحاکم)

(۶)...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا: دنیا کافر کیلئے جنت ہے اور مومن کیلئے قید خانہ ہے اور بیشک مثال اس مومن کی جب اس کی روح نکلتی ہے اس آدمی کی سی ہے جو قید خانہ میں تھا پھر نکال دیا گیا تو اب وہ زمین میں خوب سیر و تفریح کرتا ہے۔ (الزھد لابن المبارک)

(۷)...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ "دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے جب وہ مر جاتا ہے تو اس کا راستہ کھل جاتا ہے اب اس کی مرضی ہے جہاں چاہے سیر و تفریح کرے" (بہشت میں اور دنیا میں)۔ (المصنف لابن ابی شیبہ)

(۸)...... حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "موت ہر مسلمان کیلئے ایک تحفہ ہے۔" (ابن ابی شیبہ)

(۹)...... سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "موت ہر مسلمان کیلئے (گناہوں سے) کفارہ ہے۔" (الحلیہ لابو نعیم)

(۱۰)...... حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے کہ "مومن کیلئے کوئی پوشیدہ چیز جس کا وہ انتظار کرتا ہے موت سے بہتر نہیں ہے۔" (ابو نعیم)

(۱۱)...... حضرت مالک بن مغول سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ "سب سے پہلی جو مسرت و خوشی مومن پر وارد ہو گی وہ موت ہے کیونکہ وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے عزت واکرام اور ثواب دیکھتا ہے" (ابن ابی الدنیا)

(۱۲)...... حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے

کہ: مومن کیلئے اللہ تعالیٰ کے دیدار سے بڑھ کر کوئی راحت نہیں ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ کا دیدار مرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے)...... (الزھد)

(۱۳)...... حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: کوئی ایسا مومن نہیں کہ اس کیلئے موت سے بہتر کوئی چیز ہو اور نہ ہی کوئی کافر مگر یہ کہ مرنا اس کیلئے بہتر ہے اور جو میری اس بات کی تصدیق نہ کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" وما عنداللہ خیر للأبرار "(اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکو کاروں کیلئے بہتر ہے...... سورۃ آل عمران آیت ۱۹۸)۔ اور فرماتا ہے "ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر "(اور کافر ہرگز یہ گمان نہ کریں کہ ہم جو ان کو ڈھیل دیتے ہیں یہ ان کیلئے بہتر ہے...... سورۃ آل عمران آیت ۱۷۸) (تفسیر ابن جریر)

(۱۴)...... حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا" ہر نیک و بد شخص کیلئے موت حیاتی سے بہتر ہے اگر وہ نیک ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا" وما عنداللہ خیر للابرار" اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکو کاروں کیلئے بہتر ہے، اور اگر فاجر ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا " ولا یحسب الذین کفروآ انما نملی لھم خیر لانفسھم، انما نملی لھم لیزدادوا اثما ولھم عذاب مھین "اور کافر ہرگز یہ گمان نہ کریں کہ ہم جو ان کو ڈھیل دیتے ہیں یہ ان کیلئے بہتر ہے ہم تو انھیں اس لئے ڈھیل دیتے ہیں کہ ان کے گناہ زیادہ ہو جائیں اور ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

(۱۵)...... حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الٰہی ان کیلئے موت کو محبوب بنا جو یہ جانتے ہیں کہ میں تیرا رسول ہوں۔ (طبرانی)

(۱۶) سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اگر تم میری وصیت کو یاد رکھو تو تمہیں موت سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب تر نہ ہو۔ (الترغیب للاصبہانی)

(۱۷) حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے نزدیک اپنے بھائی کی طرف سلام کے ہدیہ سے بہتر اور اسکی موت کی خبر سننے سے بڑھ کر کوئی اچھی چیز نہیں۔ (کیونکہ موت سے محبوب کی ملاقات ہوتی ہے)۔ (ابن ابی الدنیا)

(۱۸) حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: میں اپنے دوست کیلئے یہ تمنا کرتا ہوں کہ (اس دنیافانی سے) اس کی موت جلد واقع ہو۔ (المصنف لابن ابی شیبہ)

(۱۹) حضرت محمد بن عبدالعزیز تیمی فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالاعلی تیمی سے کہا گیا کہ آپ اپنے لیئے اور اپنے محبوب اہل و عیال کیلئے کیا پسند کرتے ہو؟ فرمایا موت کو پسند کرتا ہوں۔ (ابن ابی الدنیا)

(۲۰) حضرت ابن عبید اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت مکحول سے کہا کیا آپ بہشت کو پسند کرتے ہو؟ انہوں نے کہا بہشت کو کون پسند نہیں کریگا، فرمایا: اگر بہشت کو پسند کرتے ہو تو موت سے محبت کرو کہ موت کے بغیر تم بہشت ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ (ابو نعیم)

(۲۱) حضرت حیان ابن الاسود نے فرمایا: "الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب" (یعنی موت بہترین شے ہے کیونکہ وہ دوست کو دوست سے ملادیتی ہے)۔ (ابو نعیم)

(۲۲)..... حضرت مسروق سے روایت ہے کہ مومن کیلئے قبر سے بہتر کوئی شے نہیں تو جو وفنا دیا گیا وہ دنیا کے غموں سے آرام پا گیا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مامون ہو گیا۔ (ابن ابی شیبہ)

(۲۳)..... حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ آدمی کا دین نہیں بچ سکتا ہے مگر اسکی قبر (یعنی مرنے سے وہ فتنوں سے بچ جاتا ہے اسلئے اس کا مرنا بہتر ہے)..... (ابن ابی شیبہ)

(۲۴)..... حضرت عطیہ سے روایت ہے کہ: لوگوں میں سب سے زیادہ نعمتوں میں وہ جسم ہے جو قبر میں ہو اور عذاب سے محفوظ ہو گیا ہو۔ (ابن المبارک)

(۲۵) حضرت سفیان نے فرمایا: موت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ عابدوں کیلئے راحت ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۲۶)..... حضرت ربیعہ بن زہیر سے مروی ہے کہ حضرت سفیان ثوری (جلیل القدر تابعی) سے کہا گیا آپ موت کی کتنی تمنا کرتے ہیں حالانکہ حضور اکرم ﷺ نے موت کی تمنا کرنے سے منع فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا..... اگر میرا رب مجھ سے سوال کرے تو میں عرض کروں! الٰہی میرا تجھ پر بھروسہ کرنا اور لوگوں کا ڈر (مجھے موت کی تمنا پر مجبور کرتے ہیں) اگر میں ایک کی مخالفت کروں تو کہوں دوسرا اچھا ہے۔

اور ایک مرتبہ فرمایا: میں خوف کرتا ہوں کہ میرا خون بہایا جائے۔ (الخطابی)

اور خطابی کہتا ہے ہمیں منصور بن اسماعیل کے بعض ساتھیوں نے شعر سنایا کہ میں نے یوں کہا:

اذ مدحوا الحياة فأ كثروا   فى الموت ألف فضيلة لا تعرف
منها أمان لقائه بلقائه   وفراق كل معاشر لا ينصف

کہ جب وہ زندگی کی تعریف کریں تو تم موت کے بارے میں ہزار فضیلتیں جو معروف نہ ہوں زیادہ کرود۔ کیوں کہ موت سے امن حاصل ہوتا ہے اور محبوب کی ملاقات بھی اس کے ذریعے سے ہوتی ہے اور ہر اس معاشرے سے جدائی بھی جو انصاف نہیں کرتا۔ نیز کہتا ہے..... کہ!

يبكى الرجالُ على الحياةِ وقدْ   أفنى دموعى شوقى الى الاجل
أموتُ من قبل أن الدهر يعثربى   فإنّنى أبدًا منه على وجل

(لوگ زندگی کیلئے روتے ہیں حالانکہ موت کے شوق میں میری آنکھوں سے آنسو بہہ چکے ہیں، میں اس سے قبل مرنا چاہتا ہوں کہ زمانہ مجھے برباد کردے کیوں کہ میں اس سے ہمیشہ خوف محسوس کرتا ہوں۔)

ذِكْرُ اَنَّ الْمَوْتَ اِنْتِقَالٌ مِنْ دَارٍ ضَيِّقَةٍ اِلٰى دَارٍ وَاسِعَةٍ

اس کا ذکر کہ موت ایک تنگ جگہ سے وسیع وکشادہ جگہ کی طرف منتقل ہونے کو کہتے ہیں

علماء کرام نے فرمایا: موت محض معدوم ہونے کو نہیں کہتے اور نہ ہی فنا ہو جانے کا نام ہے۔ در حقیقت وہ روح کے بدن سے تعلق کے ختم ہو جانے کو کہتے ہیں۔ اور موت روح و جسم کے درمیان جدائی وحجاب ہے اور ایک حالت کی تبدیلی اور ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہونے کا نام ہے۔

(۱) حضرت بلال بن سعد نے فرمایا : بے شک تم فنا ہونے کیلئے پیدا نہیں کیئے گیئے ہو در حقیقت تم ہمیشہ اور ابد الآباد رہنے کیلئے پیدا کیئے گیئے ہو اور لیکن تم ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہو جاؤ گے۔ (لابن ابی الدنیا)

ابو القاسم نے فرمایا کہ ہر نفس کیلئے چار گھر ہیں ہر گھر پہلے سے بڑا ہے۔

(۱) پہلا :- ماں کا پیٹ ہے ، یہ تنگ و بند جگہ اور غم و تین اندھیریوں کی جگہ ہے اور

(۲) دوسرا :- دنیا یہ وہ گھر ہے جس نے اس کی نشو نما کی اور اسے مانوس کیا اور جس میں اس نے خیر و شر کو پایا۔

(۳) تیسرا :- برزخ (مرنے کے بعد کی دنیا) اور یہ دنیا سے بہت بڑا اور وسیع ہے اور اس کی نسبت دنیا سے وہی ہے جو دنیا کو ماں کے پیٹ سے تھی۔

(۴) اور چوتھا :- دار القرار ، جنت یا دوزخ ہے اور اس گھر کا حکم اور شان دوسرے گھروں سے مختلف و الگ ہے۔

(۲) حضرت سلیم بن عامر الخبائری کے مراسیل میں یہ مرفوع حدیث منقول ہے کہ بے شک مؤمن کی مثال دنیا میں اس بچہ کے مانند ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے جب ماں کے پیٹ سے باہر نکلتا ہے تو وہ اپنے باہر نکلنے پر رونے لگتا ہے اور جب روشنی کو دیکھتا ہے اور دودھ پیتا ہے تو پھر ماں کے پیٹ میں واپس جانے کو پسند نہیں کرتا ہے تو اسی طرح مؤمن موت سے گھبراتا ہے پھر جب اپنے رب کی طرف چلا جاتا ہے (یعنی مر جاتا ہے) تو مرنے کے بعد اس تنگ دنیا میں واپس جانے کو پسند نہیں کرتا۔ جیسا کہ بچہ اپنے ماں کے پیٹ میں لوٹنے کو پسند نہیں کرتا۔ (لابن ابی الدنیا)

(۳) مراسیل عمرو بن دینار میں ہے کہ : ایک شخص کا انتقال ہوا حضور اکرم ﷺ

جاتا ہے اور کہتا ہے اے مطمئن نفس اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور مغفرت کی طرف نکل آ
تو اس کا نفس جسم سے اس طرح بہہ کر نکل جاتا ہے جیسے مشکیزہ سے پانی کا قطرہ آسانی
سے نکل آتا ہے اگرچہ تم اس کے برخلاف (نکلتے ہوئے) دیکھتے ہو۔ جب ملک الموت
اس روح کو نکال لیتے ہیں تو فرشتے اسے آنکھ جھپکنے کی مقدار بھی ان کے ہاتھوں میں
نہیں چھوڑتے اور اس کو ان جنتی کفنوں اور خوشبوؤں میں رکھ دیتے ہیں۔ تو اس سے
روئے زمین کی بہترین مشک کی سی خوشبو مہکتی ہے پھر فرشتے اس کو ملاء اعلیٰ کی طرف
لیجاتے ہیں، پھر وہ فرشتوں کی کسی بھی جماعت پر سے گزرتے ہیں تو وہ سوال کرتے ہیں
کہ یہ پاکیزہ روح کس کی ہے؟ فرشتے اس کا وہ نام بتاتے ہیں جو دنیا میں اس کا بہترین نام
تھا یہاں تک کہ آسمان دنیا پر لیجاتے ہیں پھر وہاں سے ساتویں آسمان تک پھر اللہ عزوجل
فرماتا ہے: اس کی کتاب کو علیین میں لکھو اور اس کو زمین کی طرف واپس لے جاؤ پھر
مردے کی روح اس کے جسم میں واپس لوٹائی جاتی ہے اور دو فرشتے (منکر، نکیر) آکر
اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں "تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا
ہے؟" وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور اسلام میرا دین ہے۔ پھر سوال کرتے ہیں یہ
شخص جو تمہاری طرف اور تم میں بھیجے گئے کون ہیں؟ کہتا ہے وہ اللہ کے رسول ﷺ
ہیں۔ پھر سوال کرتے ہیں اور تمہارا علم کیا ہے؟ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا اور
اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی تو آسمان سے ایک منادی پکارتا ہے بے شک
میرے بندے نے سچ کہا اس کیلئے جنتی بستر بچھاؤ اور اس کو جنتی لباس پہناؤ اور اس کیلئے
جنت سے ایک دروازہ کھولدو تو اس کو جنت کی ہوا اور خوشبو پہنچتی ہے اور اس کیلئے اس
کی قبر تاحد نگاہ کشادہ کی جاتی ہے پھر اس کی پاس ایک خوبصورت لباس اور اچھی خوشبو

والا شخص آتا ہے اور کہتا ہے تجھے خوشخبری ہو یہ تیرا وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا پس یہ قبر والا اس سے کہتا ہے تم کون ہو تمہارے چہرے سے خیر و بھلائی نظر آتی ہے تو وہ کہتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں تو مردہ کہتا ہے اے اللہ قیامت قائم فرما، اے رب قیامت قائم فرما کہ میں اپنے اہل و عیال اور مال و دولت کی طرف لوٹ جاؤں (تاکہ ان کو ان انعامات کی خبر دوں)۔ (مسند امام احمد)

(۲)۔ ابن ابی الدنیا سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب مؤمن قریب المرگ ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیئے تیار کر رکھا ہے وہ دیکھتا ہے تو حرص کی بناء پر اپنی جان کو نکال رہا ہوتا ہے کہ وہ نکل جائے تو اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو اور کافر جب قریب المرگ ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے تیار کیا ہے۔ وہ دیکھتا ہے تو ناپسندیدگی کی وجہ سے وہ اپنا نفس نکل (روک) رہا ہوتا ہے کہ نکل نہ جائے تو اس وقت یہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔

(۳) حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے وہ ابن الخزرجی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا: اور آپ ﷺ ملک الموت کی طرف دیکھ رہے تھے جبکہ وہ ایک انصاری کے سرہانے تھے (اس کی جان نکالنے کیلئے) فرمارہے تھے. اے ملک الموت میرے ساتھی کے ساتھ نرمی کرنا کیوں کہ وہ مؤمن بندہ ہے تو ملک الموت نے کہا اے انصاری خوش رہو اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو اور جان لو بیشک میں ہر مؤمن بندے پر مہربان و شفیق ہوں۔ (طبرانی)

(۴) حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ

علی نبینا وعلیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا مجھے وہ صورت دکھاؤ جس سے تم مؤمن کی روح قبض کرتے ہو، تو ملک الموت نے ان کو روشنی، انسیت اور خوبصورتی دکھائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اگر مؤمن اپنے مرتے وقت کوئی آنکھوں کی ٹھنڈک اور مہربانیاں نہ دیکھے صرف تمہاری یہی صورت دیکھے جو تم نے دکھائی تو اس کو یہی کافی ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۵)..... حضرت ضحاک نے فرمایا: جب مؤمن بندے کی روح قبض کی جاتی ہے اسے آسمان کی طرف لیجایا جاتا ہے تو اس کے ساتھ مقربون فرشتے جاتے ہیں پھر اسے دوسرے آسمان پر پھر تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے، ساتویں، آسمان پر سے گزارتے ہوئے سدرۃ المنتہی تک لیجاتے ہیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے رب یہ تیرا فلاں بندہ ہے حالانکہ اللہ تعالی اسے زیادہ جانتا ہے۔ پھر اس بندے کو عذاب سے چھٹکارے کا مہر لگا ہوا پروانہ ملتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی کے فرمان "کلا ان کتاب الأبرار لفی علیین، وما ادراك ما علیون کتاب مرقوم یشهده المقربون" (ہرگز نہیں بے شک نیکوں کا اعمال نامہ علیین میں ہے، اور تو کیا جانے علیین کیا ہے، وہ مہر کی ہوئی کتاب ہے کہ مقرب فرشتے جس کی زیارت کرتے ہیں..... سورۃ مطففین آیت ۱۹،۲۰،۲۱) کا یہی مقصد ہے۔ (کتاب الاخلاص لعبد الرحیم الأرانی)

(۶)..... سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب مؤمن بندہ آخرت کی طرف جانے والا اور دنیا سے منہ موڑنے والا ہوتا ہے تو آسمان سے فرشتے اترتے ہیں گویا ان کے چہرے سورج کی طرح (روشن) ہیں، وہ اپنے ساتھ اس کا جنتی کفن اور خوشبو لائے ہوتے ہیں، یہ فرشتے اس طرح بیٹھتے ہیں

کہ یہ شخص ان کو دیکھتا ہے پھر جب اس کی روح نکلتی ہے تو آسمان اور زمین میں جو فرشتے ہیں سب اس کیلئے استغفار کرتے ہیں۔ (ابو نعیم)

(۷)...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب مؤمن کی روح قبض کی جاتی ہے تو اس کے پاس رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑے کے ساتھ آتے ہیں تو اس کی روح خوشبو کی مانند نکلتی ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے یہاں تک کہ فرشتے اسے ایک دوسرے کے ہاتھ سے لیتے رہتے ہیں اس کو اس کے عمدہ نام سے پکارتے ہیں اور اسے آسمان کے دروازے پر لاتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں یہ کیسی خوشبو ہے جو زمین سے آئی ہے؟ اور وہ اسے جس جس آسمان پہ لاتے ہیں ہر آسمان کے فرشتے اسی طرح کہتے ہیں یہاں تک کہ اسے مؤمنین کی ارواح کے پاس لاتے ہیں تو اُن کو اس کی ملاقات سے وہ خوشی ہوتی ہے جو کسی اور کے ملاقات سے نہیں ہوتی اور نہ کسی اور پر ایسی خوشی گزرتی ہے جو ان پر گزرتی ہے۔ تو وہ روحیں اس سے پوچھتی ہیں فلاں بن فلاں نے کیا کیا؟ تو فرشتے کہتے ہیں اِسے چھوڑ دو کہ آرام کرلے کیوں کہ یہ دنیا کے غم میں تھا۔ (احمد)

(۸)...... حضرت داؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی پاک صاحب لَولاک ﷺ نے فرمایا جب مؤمن قریب المرگ ہوتا ہے تو اس کے پاس ایسے فرشتے آتے ہیں جن کے ساتھ ریشم کے ایسے کپڑے ہوتے ہیں جن میں مشک و عنبر اور پھول ہوتا ہے۔ فرشتے اس کی روح کو آہستہ آہستہ اس طرح نکالتے ہیں جس طرح بال گوندے ہوئے آٹے سے نکالا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے اے مطمئن نفس راضی و خوشی اللہ کی رحمت اور کرامت کی طرف نکل آ۔ جب اس کی روح نکلتی ہے تو

اُسے اس مشک و پھول پر رکھ کر اور ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر علیین لیجایا جاتا ہے۔
(صحیح مسلم)

(۹)...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول " والسّابحاتِ سبحًا "(اور قسم ہے تیرنے والوں کی جب وہ تیریں، سورۃ النّٰزعٰت آیت ۳) کے متعلق فرمایا: اس سے مراد ارواح المومنین ہیں جب وہ ملک الموت کو دیکھتی ہیں جو ان سے کہتا ہے اے مطمئن نفس رحمت، پھول اور راضی رب کی طرف نکل آ تو وہ خوشی کی وجہ سے اور جنت کے شوق میں تیرنے لگتی ہے جیسے غوطہ زن پانی میں تیرتا ہے۔ "فَالسّٰبِقٰتِ سبقًا" (اور ان کی (قسم) جو آگے نکل جاتے ہیں ایک دوسرے سے۔ آیت ۴) کے متعلق فرمایا: یعنی وہ (روح مطمئنہ) اللہ عزوجل کی کرامات (مہربانیوں) کی طرف چلتی ہے۔ (تفسیر الجوزی)

(۱۰)...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: جب اللہ تعالیٰ بندے کو وفات دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتے جنتی لباس اور جنتی پھول کے ساتھ بھیجتا ہے جو اس سے کہتے ہیں اے مطمئن نفس رحمت، پھول اور راضی رب کی طرف نکل آ۔ نکل آ بہت ہی اچھا ہے جو تو نے پہلے بھیجا ہے پس وہ اس مشک سے زیادہ خوشبودار ہو کر باہر نکل آتی ہے جسے تم میں کوئی ایک اپنی ناک سے محسوس کرتا ہے اور آسمان کے کناروں پر فرشتے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں پاکی ہے اللہ کیلئے آج ہمارے پاس زمین سے پاک روح آئی ہے تو وہ جس جس دروازے سے گزرتی ہے وہ اس کیلئے کھول دیا جاتا ہے اور جن جن فرشتوں کے پاس سے گزرتی ہے وہ فرشتے اس کیلئے دعاءِ رحمت کرتے ہیں اور وہ مشہور ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ روح اپنے رب پاک جل مجدہ کے حضور حاضر کی

جاتی ہے اور فرشتے اس سے قبل سجدہ کرتے ہیں پھر کہتے ہیں : الٰہی یہ تیرا فلاں بندہ ہے ہم نے اسے وفات دی ہے اور تو اسے بہتر جانتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اسے سجدہ کرنے کا حکم دو تو وہ سجدہ کرتی ہے۔ پھر حضرت میکائیل علیہ السلام کو بلایا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے اس روح کو مؤمنوں کے نفسوں کے ساتھ رکھ دو یہاں تک کہ میں تم سے بروزِ قیامت اس کے بارے میں سوال کروں۔ پھر اس کی قبر کو حکم دیا جاتا ہے تو قبر اس کیلئے ستر ہاتھ لمبائی میں اور ستر ہاتھ چوڑائی میں کشادہ ہو جاتی ہے۔ پھر قبر میں ریشم بچھا دیا جاتا ہے اور اگر وہ مردہ قرآن میں سے کچھ پڑھا ہوا ہوتا ہے تو وہ اس کیلئے نور بن کر اس کی قبر کو روشن کر دیتا ہے اور اگر قرآن پڑھا ہوا نہ ہو تو اس کی قبر میں سورج جیسی روشنی کر دی جاتی پھر اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس سے وہ صبح و شام جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھتا رہتا ہے۔ (طبرانی)

(۱۱)... حضرت حسن سے روایت ہے کہ جب مؤمن قریب المرگ ہوتا ہے اس کے پاس پانچ سو فرشتے آتے ہیں اور اس کی روح کو قبض کرتے ہیں پھر اسے لیکر آسمان دنیا کی طرف چڑھ جاتے ہیں تو اس کی پہلے مر جانے والے مؤمنین کی ارواح سے ملاقات ہوتی ہے۔ وہ ارادہ کرتی ہیں کہ اس سے دنیا کے احوال معلوم کریں تو فرشتے کہتے ہیں (فی الحال) اس سے نرمی کرو (یعنی اسے چھوڑ دو) کہ وہ عظیم تکلیف سے نکل آیا ہے۔ پھر (کچھ ٹھہر کر) وہ اس سے احوال معلوم کرتی ہیں یہاں تک کہ مرد اپنے بھائی اور ساتھی کے بارے میں حال معلوم کرتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے : وہ اسی طرح ہیں جیسا کہ تم ان سے ملے تھے۔ (سنن سعید بن منصور)

(۱۲)... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مؤمن کی جان جو

مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے۔ جب نکلتی ہے تو جن فرشتوں نے اسے وفات دی وہ اس کو لیکر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں آسمان کے قریب فرشتے ان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہتے ہیں یہ فلاں آدمی ہے اور فرشتے اسے اس کے اچھے عمل کے ساتھ یاد کرتے ہیں فرشتے کہتے ہیں: تمہیں اور جو تمہارے ساتھ ہے اس کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے، پھر اس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ اسے اس دروازہ سے اوپر لیجاتے ہیں جس سے دنیا میں اس کے عمل چڑھتے تھے تو اس کا چہرہ چمکنے لگتا ہے۔ پھر وہ اپنے رب کے پاس آتا ہے اور اس کے چہرے میں سورج جیسی چمک ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

(۱۳)...... حضرت ضحاک نے اللہ تعالیٰ کے قول "وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ "(اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائی گی...... سورۃ القیمہ آیت ۲۹) کے متعلق فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ لوگ اس کے بدن کو کفن ودفن کا سامان مہیا کرتے ہیں اور فرشتے اس کی روح کو۔ (اس طرح دو کام دو طرف جمع ہو جاتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

(۱۴)...... سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مؤمن کی روح اس وقت تک قبض نہیں ہوتی جب تک کہ وہ (اپنے لیئے) بشارت نہ دیکھ لے جب اس کی روح قبض کی جاتی ہے تو وہ پکارتا ہے، تو انسان و جن کے سوائے گھر میں چھوٹے بڑے سب جانور اس کی آواز سنتے ہیں اور وہ آواز یہ ہوتی ہے کہ "مجھے جلدی ارحم الراحمین کی بارگاہ میں لیجاؤ" اور جب اس کو اس کی چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو کہتا ہے کیوں دیر کرتے ہو چلتے کیوں نہیں؟ اور جب اس کو اس کی لحد میں داخل کیا جاتا ہے تو اسے بٹھادیا جاتا ہے اور اسے جنت اور جو اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے تیار فرمایا ہے دکھائی جاتی ہے اور اس کی قبر

آسایش کی اشیاء، پھول اور مشک سے بھر دی جاتی ہے۔ تو وہ کہتا ہے: اے میرے رب مجھے آگے (جنت کی طرف) بھیج تو اسے کہا جاتا ہے بے شک تیرے اور بہن بھائی ہیں جو تم سے نہیں ملیں ہیں اور آنکھیں ٹھنڈی کر کے (خوش و خرم) سو جا۔ (ابن ابی شیبہ)

(۱۵)..... حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا جب مؤمن فرشتوں کو دیکھتا ہے تو فرشتے اس سے کہتے ہیں ہم تجھے دنیا کی طرف واپس کر دیں؟ پس مردہ کہتا ہے کیا غموں اور مصیبتوں کے گھر کی طرف مجھے بھیجتے ہو بلکہ مجھے اللہ کی طرف آگے بھیج دو۔

(ابن جریر)

(۱۶)..... حضرت سیدنا حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مؤمن کی روح ایک گلدستہ میں نکلتی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنت نعیم" (پھر وہ مرنے والا اگر مقربوں سے ہے تو راحت اور پھول اور چین کے باغ میں ہے۔.....الواقعہ :۸۹) (الجنائز للمروزی)

(۱۷)..... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "فَرُوْحٌ وریحان" کے متعلق فرمایا روح اور ریحان یہ دونوں مؤمن کو موت کے وقت عطا ہوتے ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر)

(۱۸)..... حضرت بکر بن عبید اللہ نے فرمایا: جب ملک الموت کو مؤمن کی روح قبض کرنے کا حکم ملتا ہے تو اسے جنت کا پھول دیکر کہا جاتا ہے ان پھولوں میں اس کی روح کو قبض کرو۔ (ابن ابی الدنیا)

(۱۹)..... حضرت ابو عمران الجونی نے فرمایا: ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ مؤمن جب

قریب المرگ ہوتا ہے جنتی پھول کا گلدستہ لایا جاتا ہے اس میں اس کی روح رکھدی جاتی ہے۔(ابن ابی الدنیا)

(۲۰)..... حضرت مجاہد نے فرمایا: مؤمن کی روح جنتی ریشم میں نکالی جاتی ہے۔ (ابن کثیر)

(۲۱)..... حضرت ابی العالیہ نے فرمایا: مقربین بندوں میں کوئی بھی جب اس دنیا کو چھوڑتا ہے تو جنت کے پھول کی ٹہنی اس کے پاس لائی جاتی ہے تو وہ اسے سونگھتا ہے پھر اس کی روح قبض کی جاتی ہے۔(تفسیر ابن جریر)

(۲۲)..... حضرت سلمان سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے پہلی چیز جس کی قبر میں مؤمن کو بشارت دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس سے کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی تجھے بشارت ہو، تم خیریت سے آئے ہو، بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کردی جو تیرے ساتھ تیری قبر تک آیا اور سچا جانا اسے جس نے تیری گواہی دی اور جس نے تیرے لیئے بخشش طلب کی اس کی دعا کو قبول فرمایا۔ (ابن منبہ)

(۲۳)..... حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب اللہ تعالیٰ کسی مؤمن کی روح کو قبض فرمانا چاہتا ہے تو ملک الموت کی طرف وحی فرماتا ہے کہ اس بندے کو میری طرف سے سلام کہنا۔ تو جب ملک الموت آتا ہے اس کی روح کو قبض کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے "تیرا رب تجھ کو سلام کہتا ہے"۔

(۲۴)..... حضرت محمد قرظی فرماتے ہیں جب مؤمن بندے کی روح مغلوب کی جاتی ہے (یعنی قبض کی جاتی ہے) تو ملک الموت آکر کہتا ہے "السلام علیک یاولی اللہ" اللہ

تجھے سلام کہتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "الذین تتوفّٰهم الملائکۃُ طیّبین یقولون سلامٌ علیکُمْ" (وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر۔ النحل: ۳۲)...... (ابن ابی شیبہ)

(۲۵)..... حضرت مجاہد نے فرمایا کہ: مؤمن کو اس کی (وفات) کے بعد اس کی اولاد کے نیک ہونے کی بشارت دیجاتی ہے تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔ (ابو نعیم)

(۲۶)..... حضرت ضحاک نے اللہ تعالیٰ کے قول "لهم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا وفی الأخرۃ" (انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ سورۃ یونس: ۶۴) کے متعلق فرمایا: کہ مومن موت سے پہلے ہی جان لیتا ہے کہ اسکا ٹھکانا کہاں ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

(۲۷)..... حضرت مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے قول "ان الذین قالوا ربنا اللّٰهُ ثم استقاموا تتنزّلُ علیهمُ الملائکۃُ الا تخافوا ولاتحزنوا وابشروا بالجنۃِ التی کنتم توعدون" (بیشک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش رہو اس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا..... السجدہ: ۳۰) کے متعلق فرمایا: یہ موت کے وقت ہوگا۔

(شعب الایمان للبیھقی)

(۲۸)..... حضرت مجاہد نے آیت "الا تخافوا ولاتحزنوا وابشروا" کی تفسیر یوں فرمائی کہ: "خوف مت کرو" اس چیز سے جو تم پر گزرے گی یعنی موت اور امر آخرت "اور مت غم کرو" دنیا کے کام میں سے جو تم پیچھے چھوڑ آئے یعنی بیٹے، اہل و عیال اور قرض، کیوں کہ ہم تمہارے ان سب کاموں میں تمہارا خلیفہ بنائیں گے۔ (ابن ابی حاتم)

(۲۹)..... حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ : موت کے وقت مؤمن کے پاس فرشتے آتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں خوف مت کرو اس چیز سے جس سے تم گزرنے والے ہو، تو اس کا خوف چلا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ دنیا پر اور اپنے اہل و عیال کے متعلق حزن مت کرو (بلکہ) تم کو جنت کی بشارت ہو یہ کہنے سے اس کا خوف چلا جاتا ہے۔ (نیز کہا جاتا ہے) کہ دنیا پر غم مت کر تو وہ اس حال میں مرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی آنکھیں ٹھنڈی فرما چکا ہوتا ہے۔ (ابن ابی حاتم)

(۳۰)..... حضرت حسن سے روایت ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ کا قول "یاایتھا النفس المطمئنۃ O ارجعی الی ربک راضیۃ" (اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ الفجر : ۲۷، ۲۸) کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا : اللہ تعالیٰ جب اپنے مؤمن بندے کی روح قبض فرمانا چاہتا ہے تو بندہ کا نفس اللہ تعالیٰ سے مطمئن ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ بندے سے مطمئن ہوتا ہے۔

(ابن ابی حاتم)

اور امام ذہبی نے کتاب مشیخۃ البغدادیۃ میں فرمایا کہ : میں نے ابو سعید اور حسن بن علی الواعظ کو سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے محمد بن الحسن الواعظ سے سنا اور وہ فرماتے تھے میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ : میں نے کچھ کتابوں میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ملک الموت کی ہتھیلی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ظاہر فرمائے گا جو نورانی تحریر ہوگی پھر اس کو حکم فرمائے گا کہ عارف باللہ کی وفات کے وقت اپنی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائے اور اسے یہ نورانی تحریر دکھائے۔ جب عارف کی روح اس کو دیکھی گی تو پلک جھپکنے سے بھی پہلے اُڑ کر اس کی طرف آئے گی۔

(۳۱)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ: جب اللہ تعالیٰ ملک الموت کو میرے ایسے گنہ گار امتی کی روح قبض کرنے کا حکم فرماتا ہے جس پر دوزخ کی آگ واجب ہو چکی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: انہیں جنت کی خوشخبری دو لیکن اتنی سزا کے بعد کہ وہ اپنے اعمال کی مقدار جہنم میں قید ہو سکے پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارحم الراحمین ہے۔ (مسند الفردوس)

..........☆..........

ذکر ملاقاة الارواح للميت اذا خرجت روحه واجتماعهم به وسؤالهم عنه

ذکر میت سے روحوں کی ملاقات کا جب اس کی روح نکلے
اور روحوں کا اس پر جمع ہونا اور اس سے سوال کرنا

(۱)..... سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤمن کی جان (روح) قبض کی جاتی ہے تو اللہ کے رحمت والے بندے اس سے اس طرح ملاقات کرتے ہیں جیسے کہ اہل دنیا خوشخبری لانے والے سے ملاقات کرتے ہیں اور کہتے ہیں (روحوں سے) اپنے ساتھی کو دیکھو وہ آرام کر رہا ہے کیوں کہ وہ سخت تکلیف میں تھا۔ پھر روحیں اس سے پوچھتی ہیں فلاں شخص نے کیا کیا اور کیا فلاں عورت نے شادی کر لی؟ (مجمع الزوائد)

(۲)..... سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ: جب

مؤمن قریب المرگ ہوتا ہے تو وہ ایسی عجیب چیزیں دیکھتا ہے کہ وہ چاہتا ہے اسی وقت اس کی روح نکل جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور مؤمن کی روح جب آسمان پر لیجائی جاتی ہے تو مؤمنین کی روحیں اس کے پاس آتی ہیں اور اس سے اپنے دنیاوی دوست، احباب اور جان پہچان والوں کے حال احوال پوچھتی ہے۔(بزار)

(۳)... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو مسلمانوں کی روحیں ایک دن کی مسافت سے دیکھ کر ایک دوسرے سے ملاقات کرتی ہیں حالانکہ ان میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھ کو کبھی نہیں دیکھا۔(الجامع الصغیر)

(۴)۔حضرت ابن لہیعہ سے روایت ہے کہ: جب حضرت بشر بن براء بن معرور کا انتقال ہوا تو ان کی ماں ان پر بہت غمگین ہوئیں اور عرض کرنے لگیں: یا رسول اللہ ﷺ، بنو سلمہ میں کسی نہ کسی کا انتقال ہوتا رہتا ہے تو مجھے یہ فرمائیے کیا روحیں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں؟ تو میں (ان کے ذریعے) بشر کو سلام بھیجوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں! مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے وہ اس طرح ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں جس طرح پرندے درختوں کی شاخوں پر ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ پھر جب بھی بنو سلمہ میں سے کوئی شخص قریب المرگ ہوتا تو بشر کی ماں آکر کہتیں: اے فلاں "علیک السّلام" (تجھ پر سلام ہو) تو وہ کہتا "وعلیک" تو یہ کہتیں: بشر کو سلام کہہ دینا۔(ابن ابی الدنیا)

(۵)... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: جب کوئی شخص مرتا ہے تو اس کا (فوت شدہ) بیٹا اس کا استقبال کرتا ہے جس طرح غائب کا استقبال کیا جاتا

ہے۔(ابن ابی الدنیا)

حضرت ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ : ہمیں (سلف سے) یہ روایت پہنچی ہے کہ جب کوئی مرتا ہے تو اس کے وہ عزیز و اقارب جو اس سے پہلے مر چکے ہوتے ہیں وہ اسے گھیر لیتے ہیں تو وہ اس سے اور یہ ان سے ملکر اس مسافر سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹتا ہے۔(ابن ابی الدنیا)

☆

ذکر معرفة الميت لمن يغسله و يجهزه

اس کا ذکر کہ میت اپنے غسل دینے والے اور تجہیز و تکفین کرنے والے کو پہچانتی ہے

(۱)..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک میت اپنے غسل دینے والے اور اٹھانے والے اور کفن دینے والے اور قبر میں اتارنے والے کو پہچانتی ہے۔(جامع الصغیر)

(۲)..... حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا: جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ فرشتہ اس کے جسم کی طرف دیکھتا ہے کہ کس طرح غسل دیا جاتا ہے اور کیسے کفن پہنایا جاتا ہے اور اسے کس طرح لیجایا جاتا ہے اور وہ فرشتہ اس میت سے جبکہ وہ اپنی چارپائی پر ہوتا ہے کہتا ہے اپنے متعلق لوگوں کی تعریف سن۔(ابو نعیم)

(۳)..... حضرت سفیان سے مروی ہے کہ : میت ہر شے کو پہچانتی ہے حتیٰ کہ وہ اپنے غسل دینے والے کو اللہ کا واسطہ دلاتے ہوئے کہتی ہے مجھے آہستہ غسل دو۔

نیز فرماتے ہیں کہ : میت سے جبکہ وہ اپنی چارپائی پر ہوتا ہے کہا جاتا ہے کہ اپنے متعلق لوگوں کی تعریف سنوں۔ (ابن ابی الدنیا)

(۳)..... حضرت بکر بن عبداللہ مزنی فرماتے ہیں کہ : مجھے یہ بات بتائی گئی کہ میت قبرستان کی طرف اپنے جلدی اٹھائے جانے سے خوش ہوتی ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۴)..... حضرت ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : کہا جاتا ہے کہ میت کے اہل خانہ پر میت کی تعظیم کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ اسے اس کی قبر کی طرف جلد لیجائیں۔

(ابن ابی الدنیا)

☆

ذِكْرُ بُكاءِ السّماءِ وَالاَرْضِ على الميّتِ

مؤمن کی وفات پر آسمان اور زمین کا رونا

(۱)..... سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا : ہر انسان کیلئے آسمان میں دو دروازے ہیں ایک تو وہ دروازہ جس سے اسکا عمل اوپر چڑھتا ہے اور دوسرا وہ دروازہ جس سے اسکا رزق اترتا ہے تو جب مؤمن بندہ مر جاتا ہے تو اس پر دونوں دروازے روتے ہیں۔ (کیونکہ اسکے مرنے کے بعد دونوں دروازے بند ہو جاتے ہیں)

(ترمذی)

(۲)..... حضرت سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا :۔ جب مؤمن مرتا ہے تو زمین میں اسکی نماز کی جگہ اس پر روتی ہے اور آسمان میں اسکے نیک

عمل چڑھنے کی جگہ روتی ہے۔ (بیہقی)

(۳)...... حضرت عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ : کوئی بھی مؤمن بندہ اللہ کیلئے ایک سجدہ روئے زمین کے کسی حصہ پر کرتا ہے تو وہ قیامت کے دن اس کیلئے گواہی دیتی ہے اور زمین کا وہ حصہ اسکے مرنے کے دن اس پر روتا ہے۔ (ابو نعیم)

(۴)...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا : کہ مؤمن جب مرتا ہے تو قبرستان خود آراستہ پیراستہ ہو جاتا ہے تو زمین کا ہر حصہ یہ تمنا کرتا ہے کہ یہ مؤمن اس میں دفن کیا جائے۔

(جمع الجوامع)

☆

ذِکر تخفیفُ ضَمَّةِ القَبر علیٰ المؤمن

قبر کا دبانے میں مؤمن پر آسانی کرنے کا ذکر

(۱)...... حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ : سید تنا ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی : یا رسول اللہ ﷺ جب سے جناب نے منکر نکیر کی آواز اور قبر کے دبانے کے متعلق مجھ سے بیان کیا ہے، مجھے کوئی چیز نفع (لذت) نہیں دیتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ : اے عائشہ منکر نکیر کی آواز مؤمنین کے کانوں میں ایسی ہے جیسے اِثمد سرمہ آنکھوں میں (کہ حدیث مبارکہ کے مطابق اثمد سرمہ آنکھوں کو روشن کرتی ہے) اور قبر کا مؤمنین کو دبانا ایسا ہے جیسے کہ مہربان ماں، کہ جس سے اسکا بچہ سر درد کی شکایت کرتا ہے تو مہربان ماں اسکے سر کو بہت نرمی سے

دباتی ہے۔ لیکن اے عائشہ خرابی ہے اللہ کے متعلق شک کرنیوالوں کیلئے کہ وہ اپنی قبروں میں ایسے کچلے جائیں گے جیسے کہ پتھر کا انڈے کو کچلنا۔ (ابن مندہ)

(۲)..... حضرت محمد تیمی فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ قبر کے دبانے کی اصل وجہ یہ ہے کہ زمین انسانوں کی ماں ہے اور انسان اسی سے پیدا کیئے گئے ہیں پھر ایک لمبے عرصہ تک زمین سے غائب رہنے کے بعد جب اسکی اولاد اس کی طرف لوٹتی ہے تو زمین انکو اس طرح دباتی ہے جس طرح کہ شفیق ماں بچہ کے ایک مدت غائب رہنے کے بعد بچہ کے ملنے کی صورت میں اسے پیار سے دباتی ہے۔ تو جو اللہ کا مطیع ہوگا قبر اسے نرمی و مہربانی کے ساتھ دبائیگی اور جو نافرمان ہوگا اسکی نافرمانی پر ناراض ہوتے ہوئے اسے سختی سے دبائیگی۔ (ابن ابی الدنیا)

☆

ذِكرُ التَّرحيب با لمؤمِنِ فِي القَبرِ

مؤمن کو قبر کا مرحبا (خوش آمدید) کہنے کا ذکر

(۱)..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: جب مؤمن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے مرحبا (خوش آمدید) تو میری پشت پر میری طرف چلنے والوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا اور اب تو میرے سپرد کیا گیا ہے اور تو مجھ میں آگیا ہے تو عنقریب تو میرا برتاؤ اپنے ساتھ دیکھے گا پھر قبر اس کیلئے حد نگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔

(ترمذی)

نیز فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جز این نیست قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (جمع الجوامع)

☆

ذِكْرُ مَايُبَشَّرُ بِهِ الْمُؤمِنُ عِنْدَ سُؤَالِ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ

ان بشارتوں کا ذکر جو مؤمن کو
منکر و نکیر کے سوال کے وقت حاصل ہوتی ہیں

(۱)..... حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت خواجہ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ: بیشک بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں تو وہ مردہ انکے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر دو فرشتے آکر اسے بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں تیرا ان صاحب کے متعلق کیا خیال ہے؟ تو مؤمن بندہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر دو فرشتے کہتے ہیں: تو جہنم میں اپنا ٹھکانہ دیکھ کہ اللہ عزوجل نے اسکے بدلے میں تجھے جنت میں ٹھکانہ عطا کیا ہے، تو وہ دونوں کو دیکھتا ہے۔ (بخاری، مسلم، ابو داؤد،

نسائی)

نیز حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: انہوں نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اسکی قبر کو ستر گز وسیع کر دی جاتی ہے اور اسکو سبزہ زار بنادیا جاتا ہے۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث بھی اسی کے مثل ہے لیکن اس کے آخر میں یہ زیادہ ہے کہ: وہ مؤمن بندہ کہے گا مجھے چھوڑ دو کہ جاکر اپنے اہل و عیال کو (اس نعمت الہیہ کی) بشارت سناؤں، تو اسے کہا جاتا ہے اب یہیں رہو۔ (ابو داؤد)

(۲)...... حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سید عالم ﷺ نے فرمایا: جب میت کو دفن کردیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے سیاہ، نیلگوں رنگ کے آتے ہیں ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ پس وہ دونوں اس سے کہتے ہیں: اس مقدس شخص (نبی کریم ﷺ) کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد ﷺ ان کے خاص بندے اور رسول ہیں، تو وہ فرشتے کہتے ہیں: ہم جانتے تھے کہ تم یہی کہو گے۔ پھر اسکے لئے اس کی قبر ستر گز طولاً و عرضاً کشادہ کیجاتی ہے اور قبر منور کردی جاتی ہے۔ پس وہ کہتا ہے مجھے چھوڑ دو میں اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں اور اس نعمت کی خبر انکو دوں، تو فرشتے کہتے ہیں: اس دلہن کی طرح سو جاجسے آرام سے کوئی نہیں جگاتا مگر اسکے گھر والوں میں وہ جو اسے سب سے زیادہ دوست رکھنے والا ہو۔ (پھر وہ اسی طرح دلہن کی مانند خوش و خرم رہتا ہے) یہاں تک کہ اللہ

تبارک و تعالی اسے روز قیامت اسکے اس خوابگاہ سے اٹھائے۔ (ترمذی)

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات اقدس و عالی کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک میت جب اپنی قبر میں رکھدی جاتی ہے اور لوگ اس سے واپس لوٹنے لگتے ہیں تو وہ انکے جوتوں کی آواز سنتی ہے اگر وہ مومن ہے تو نماز اسکے سر کی طرف سے آتی ہے اور زکوٰۃ اسکے دائیں جانب اور روزہ اسکے بائیں جانب اور نیک و بھلے کام اور احسان جو اس نے لوگوں کے ساتھ کئے ہیں وہ اسکے پاؤں کی جانب سے۔ پس اب اگر عذاب قبر اسکے سر کی طرف سے آتا ہے تو نماز کہتی ہے میری جانب سے تیرے داخل ہونے کی کوئی جگہ نہیں پھر دائیں جانب سے آتا ہے تو زکوٰۃ کہتی ہے میری جانب سے داخل ہونے کی کوئی جگہ نہیں پھر وہ بائیں جانب سے آتا ہے تو روزہ کہتا ہے میری جانب سے داخل ہونے کی کوئی جگہ نہیں پھر وہ اسکے پاؤں کی طرف آتا ہے تو اچھے کام اور جو بھلائی و احسان جو لوگوں سے اس نے کئے وہ کہتے ہیں ہمارے پاس سے داخل ہونے کی کوئی راہ نہیں۔ پھر اس میت سے کہا جاتا ہے بیٹھ جاؤ تو وہ بیٹھ جاتا ہے اور اس کیلئے سورج کی تمثیل ایسی پیش کی جاتی ہے کہ وہ غروب ہونے کی قریب ہے۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ ہم جس کے بارے میں سوال کریں اسکا جواب دو؟ تو وہ کہتا ہے مجھے چھوڑ دو کہ میں نماز (عصر) پڑھ لوں۔ اسے کہا جاتا ہے تم مصروف ہو ہم تم سے جسکے متعلق پوچھیں اسکا جواب دو؟ تو وہ کہتا ہے کس کے متعلق پوچھتے ہو؟ تو اسے کہا جاتا ہے تم اس مقدس ہستی کے متعلق کیا کہتے ہو جو تم میں مبعوث ہوئے تھے؟ وہ کہے گا میں

جواب دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس ہمارے رب کی روشن نشانیوں کے ساتھ تشریف لائے پس ہم نے انکی تصدیق کی اور انکی اتباع کی۔ تو اسے کہا جاتا ہے تم نے سچ کہا اسی پر تم نے زندگی گذاری اور اسی پر تم مرے اور اسی پر تم انشاء اللہ امن وامان کے ساتھ اٹھو گے اور اس کیلئے اسکی قبر کو تاحد نگاہ کھول دیا جائیگا اور کہا جائیگا اسکے لئے ایک دروازہ دوزخ کی طرف کھول دو تو وہ کھول دیا جائیگا اور اسے کہا جائیگا یہ تیری جگہ تھی اگر تو اللہ کی نافرمانی کرتا، تو اسکی رشک و مسرت اور بڑھ جاتی ہے اور کہا جائیگا اس کیلئے ایک دروازہ جنت کی طرف کھول دو تو کھول دیا جاتا ہے اور اسے کہا جائیگا یہ تمہاری جگہ ہے اور جو اللہ نے تمہارے لئے تیار کیا تھا تو اسکی رشک و مسرت اور بڑھ جائیگی پھر اسکا جسم واپس اسکے اصل زمین کی طرف لوٹا دیا جائیگا اور اسکی روح نسیم الطیب میں رکھ دی جائیگی یہ ایک سبز رنگ کا پرندہ ہے جو جنت کے درخت کے ساتھ معلق ہے۔ (طبرانی)

(۴) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: جب میت کو اسکی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے نیک عمل اسے گھیر لیتے ہیں اب اگر عذاب اسکے سر کی طرف سے آتا ہے تو تلاوت قرآن آتی ہے اور اگر پاؤں سے آتا ہے تو قیام اللیل (رات جاگنا) آتا ہے اور اگر اسکے ہاتھوں کی طرف سے آتا ہے تو ہاتھ کہتے ہیں خدا کی قسم یہ ہمیں دعا اور صدقہ کیلئے کھولتا تھا تمہیں اس پر کوئی راہ نہیں اور اگر عذاب قبر اسکے منہ کی طرف سے آتا ہے تو اذکار اور روزے آتے ہیں اور اسی طرح نماز اور صبر ایک جانب ہوتے ہیں اور کہتے ہیں اگر ہم کوئی کمی دیکھیں گے تو اسے پر کر دیں گے اور اس کے نیک عمل اس سے

مدافعت کرتے رہتے ہیں جیسے کہ کوئی شخص اپنے بھائی، ساتھی اہل خانہ اور
بیٹے کیلئے مزاحمت کرتا ہے پھر اس وقت اسے کہا جاتا ہے: سو جا اللہ تعالیٰ
تیری خوابگاہ میں برکت دے بہت ہی اچھا حال ہے تیرا اور بہت ہی اچھے
ساتھی ہیں تیرے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۵) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت خواجہ
دوعالم ﷺ نے فرمایا: جب انسان کو اس کی قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اگر
وہ مؤمن ہے تو اسکے عمل نماز، روزہ وغیرہ اسے گھیرے میں لے لیتے ہیں
پھر فرشتۂ عذاب نماز کی جانب سے آتا ہے تو نماز اسے واپس لوٹاتی ہے اور روزہ
کی جانب سے آتا ہے تو وہ اسے لوٹا دیتی ہے پھر فرشتہ آکر اسے آواز دیتا ہے کہ
بیٹھ جا، تو وہ بیٹھ جاتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اس مقدس ہستی سے متعلق تم کیا
کہتے ہو؟ مردہ کہتا ہے کونسی ہستی؟ فرشتہ کہتا ہے کہ محمد ﷺ، تو وہ کہتا ہے
میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں فرشتہ پوچھتا ہے کس نے تمہیں
پہچان کرائی؟ کہ تم انہیں جانتے ہو؟ میت کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ
اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ سرکار ﷺ فرماتے ہیں، پھر وہ فرشتہ کہتا ہے اسی
پر تو نے زندگی گذاری اور اسی پر مرا اور اسی پر اٹھائے جاؤ گے (احمد)

(۶) حضرت محمد بن نصر الصائغ فرماتے ہیں۔ میرے والد نماز جنازہ پڑھنے
کے بہت حریص تھے۔ پس والد گرامی نے مجھے فرمایا اے بیٹے ایک دن میں کسی
جنازے میں شریک ہوا جب لوگ مردے کو قبرستان لے گئے اور اسے قبر
میں دفن کرنے لگے تو قبر میں دو آدمی اترے پھر ان میں سے ایک باہر نکل آیا
اور دوسرا قبر میں رہ گیا اور لوگوں نے قبر پر مٹی ڈال دی تو میں نے کہا اے

نو: کیا میت کے ساتھ زندہ بھی دفن کیا جاتا ہے؟ لوگوں نے کہا وہاں تو کوئی نہیں ہے۔ تو میں نے دل میں کہا شاید مجھے مغالطہ ہو گیا ہو، میں واپس ہوا (پھر دل میں خیال آیا) تو میں نے کہا میں اس وقت تک چین سے نہ بیٹھوں گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے یہ راز ظاہر نہ فرمادے جو میں نے دیکھا۔ پھر میں قبر کے پاس آیا اور سورۃ یاسین اور تبارک الذی دس مرتبہ پڑھ دیا۔ اور عرض کی الٰہی مجھ پر یہ راز کھول دے جو میں نے دیکھا کیونکہ میں اپنے دین اور عقل پر خائف ہوں، تو قبر شق ہو گئی اور اس سے ایک شخص نکلا اور پیٹھ دے کر چل دیا، میں نے کہا اے فلاں تجھے تیرے معبود کی قسم ذرا ٹھہر جاؤ کہ میں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں مگر اس نے میری طرف مڑ کر نہ دیکھا میں نے اس سے اسی طرح دوسری اور تیسری مرتبہ کہا تو وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا کیا تم نصر الصائغ ہو؟ میں نے کہا ہاں تو وہ کہنے لگا تم مجھے نہیں جانتے؟ میں نے کہا نہیں، اس نے کہا ہم دونوں رحمت کے فرشتے ہیں، ہم کو اہلسنت پر مقرر کیا گیا ہے جب وہ اپنے قبروں میں رکھے جاتے ہیں تو ہم قبر میں اترتے ہیں تاکہ مردہ کو منکر و نکیر کے جواب کی تلقین کریں (یہ کہہ کر) وہ میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ (الحافظ لالکائی)

(ے) حضرت شفیق بلخی نے فرمایا ہم نے قبروں کی روشنی کو ڈھونڈا تو اسے رات کی نماز میں پایا اور منکر نکیر کے جواب کو ڈھونڈا تو اس کو تلاوت قرآن میں پایا اور ہم نے پل صراط سے گذرنے کو ڈھونڈا تو اسے روزہ اور صدقہ میں پایا اور قیامت کے سایہ کو ہم نے ڈھونڈا تو اسے خلوت (تنہائی میں عبادت گذاری) میں پایا۔ (روض الریاحین للیافعی)

(۸) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن مرتا ہے تو وہ عذاب قبر اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کوئی حساب نہ ہوگا اور بروز قیامت وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ گواہ ہوں گے جو اس کی گواہی دینگے یا مہر (لگا پروانہ) ہوگا۔ (ترمذی)

اور اس سلسلہ میں احادیث اور نصوص علماء وارد ہیں کہ مسلمانوں کے چند گروہ ایسے ہونگے جن سے سوال نہ ہوگا وہ شہداء اور صدیقین اور مجاہد اور فرماں بردار بندے ہونگے۔ اور ایک ارجح قول کے مطابق مسلمانوں کے بچے بھی سوال نہ کیے جائینگے۔

ذِكرُ أَلَمِ المؤمِنِ فِى قَبرِه

مؤمن کا اپنی قبر میں تکلیف پانے کا ذکر

(۱) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید کائنات ﷺ نے فرمایا قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

اور امام ترمذی نے اسی کی مثل ایک حدیث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور اسی طرح طبرانی نے اوسط میں ایک حدیث اسکی مثل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی

ہے۔

(۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک آدمی جب اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی اور جگہ مرتا ہے تو اس کی قبر جائے پیدائش سے لیکر مرنے کی جگہ تک کشادہ کر دی جاتی ہے۔(احمد، نسائی)

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر سب سے زیادہ رحم اس وقت فرماتا ہے جب وہ اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے۔(الجامع الصغیر)

اور دیلمی نے روایت کی کہ آدمی کیلئے اسکی قبر اتنی کشادہ کی جاتی ہے جتنا کہ وہ اپنے اہل سے دور ہے۔

(۴) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا بندہ اپنی قبر میں سبز باغیچہ میں ہوتا ہے اور اس کیلئے اسکی قبر ستر ہاتھ فراخ کر دی جاتی ہے اور اسکی قبر چودھویں کی رات کی مانند روشن کی جاتی ہے۔(ابن حبان)

(۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ اپنے رب کے فضل و کرم کا زیادہ امیدوار اسوقت ہوتا ہے جب وہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے۔(الجامع الصغیر)

(۶) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب عالم انتقال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے علم کو اسکی قبر میں ایک صورت میں نقش دیتا ہے جو قیامت تک اسے مانوس رکھتا ہے اور اس

سے حشرات ارض (کیڑے مکوڑے) امن تا رہتا ہے۔ (دیلمی)

(۷) امام احمد نے الزہد میں روایت کی کہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ خیر (بھلائی) کی تعلیم حاصل کرو اور اس کو لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں علم سیکھنے اور سکھانے والوں کیلئے انکی قبور کو روشن کروں گا تاکہ وہ اپنی جگہوں میں خوف زدہ نہ ہوں۔

(۸) حضرت انس کاحل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کی ایذاء دہی سے خود کو روکے گا تو اللہ کے ذمہ کرم پر یہ لازم ہے کہ وہ اس سے عذاب قبر کو روکے۔

(ابن مندہ)

(۹) کسی بزرگ سے مروی ہے کہ: میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں التجا کی کہ مجھے کچھ اہل قبور کے مقامات دکھا دے تو ایک رات میں نے دیکھا کہ کچھ قبور شق ہو گئیں اور ان میں چند لوگ پلنگ پر سوئے ہوئے ہیں اور کچھ رو رہے ہیں اور کچھ ہنس رہے ہیں تو میں نے عرض کی الٰہی اگر تو چاہے تو بزرگی میں انکا مرتبہ بلند فرمادے تو قبر والوں میں سے کسی ندا کرنے والے نے پکار کر کہا، اے فلاں یہ اعمال کی منزلیں ہیں، یہ جو سندس نشین (عمدہ و نفیس پڑے والے) ہیں یہ اچھے اخلاق والے اشخاص ہیں اور جو ریشم و دیبا (باریک ریشمی کپڑا) والے ہیں وہ شہداء ہیں اور جو پھولوں کی سیج پر ہیں وہ روزہ دار ہیں اور خوشی کرنے والے وہ خدا واسطے آپس میں محبت کرنے والے ہیں اور رونے والے وہ گناہ گار اشخاص ہیں۔ (روض الریاحین)

حضرت امام یافعی نے فرمایا کہ: مردوں کو اچھے یا برے حال میں دیکھنا

یہ ایک قسم کا کشف ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بشارت کیلئے یا نصیحت کیلئے یا میت کی کسی مصلحت کیلئے یا میت کو ایصال ثواب کیلئے یا میت کا قرضہ ادا کرنے کیلئے (کہ ورثاء قرض چکائیں) یا دوسرے امور کیلئے ظاہر فرماتا ہے۔ پھر یہ دیکھنا کبھی نیند میں ہوتا ہے اور زیادہ تر ایسا ہی ہے اور کبھی جاگتے ہوئے بھی ہوتا ہے۔

امام یافعی نے کفایۃ المعتقد میں فرمایا کہ: ہمیں بعض دوستوں نے بعض صالحین کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ وہ بعض اوقات اپنے والد کی قبر پر آتے تھے اور ان سے بات چیت کیا کرتے تھے۔

(۱۰) حضرت یحییٰ بن معین سے مروی ہے کہ: مجھے ایک گورکن نے بتایا کہ: میں نے اس قبرستان میں بہت ہی عجیب چیز جو دیکھی وہ یہ کہ میں نے ایک قبر سے کراہنے کی آواز سنی جیسے کہ مریض کراہتا ہے اور ایک قبر سے میں نے سنا کہ جب مؤذن اذان دیتا تو وہ قبر سے اس کا جواب دیتا ہے۔

(الحافظ اللالکائی)

ذِكرُ صلاةِ الموتىٰ في قُبورِهِمْ

مردوں کا اپنی قبروں میں نماز پڑھنے کا ذکر

(۱) حضرت جبیر فرماتے ہیں کہ: اس اللہ کی قسم جسکے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے ثابت بنانی کو ان کی قبر میں اتارا اور میرے ساتھ حمید الطویل بھی تھے جب ہم نے قبر پر اینٹیں برابر کر دیں تو ایک اینٹ گر گئی ہم نے دیکھا کہ ثابت بنانی اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔

اور ثابت بنانی اپنی دعا میں فرماتے تھے کہ: الٰہی اگر تو اپنی مخلوق میں سے کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق بخشے تو مجھے بھی یہ توفیق بخشدے تو اللہ تعالیٰ نے انکی دعا کو قبول فرمایا۔ (ابو نعیم)

☆

ذِکرُ قِراءِ الموتیٰ فیْ قُبورِھِم

مردوں کا اپنی قبور میں تلاوت کرنے کا ذکر

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: صحابی رسول اللہ ﷺ میں سے کوئی ایک قبر پر بیٹھ گئے اور انہیں معلوم نہ تھا کہ یہاں کوئی قبر ہے، جبکہ اس قبر میں ایک شخص سورۃ ملک کی تلاوت کر رہا تھا یہاں تک کہ اس نے سورۃ ختم کی تو وہ صحابی حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ سورۃ عذاب قبر کو روکنے والی ہے اور نجات دلانے والی ہے اسے عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو القاسم سعدیؒ نے کتاب الافصاح میں فرمایا کہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس بات کی تصدیق ہے کہ مردہ اپنی قبر میں تلاوت کرتا ہے کیونکہ صحابی نے اس واقعہ کی خبر دی اور رسول اللہ ﷺ نے اسکی تصدیق فرمائی۔

(۲) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا کچھ مال جنگل میں تھا میں اسے لینے گیا تھا وہاں مجھے رات ہو گئی تو میں نے عبد اللہ بن عمرو بن حرام کے قبر کے پاس ٹھکانہ لیا تو میں نے قبر سے قرأۃ قرآن سنی اور

اس سے اچھی آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی پھر میں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ عبداللہ ہے، کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو قبض فرمایا اور زبرجد اور یاقوت کے قندیلوں (فانوس) میں رکھا پھر ان کو جنت کے بیچ میں معلق فرمایا تو جب رات ہوتی ہے ان کی روحیں واپس کر دی جاتی ہیں وہ اسی طرح صبح تک رہتی ہیں جب صبح ہوتی ہے تو پھر انکی روحیں انہیں جگہوں میں جہاں پہلے تھیں لوٹا دی جاتی ہیں۔ (ابن مندہ)

(۳) حضرت ابراہیم بن عبد الصمد مہدی فرماتے ہیں مجھے ان لوگوں نے جو صبح کے وقت قلعہ سے گذرتے تھے بتایا کہ جب ہم ثابت بنانی کے قبر کی بلندی سے گذرتے تو تلاوت قرآن پاک سنتے تھے۔

(ابن جریر)

(۴) حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مومن کو قبر میں ایک قرآن دیا جاتا ہے جس میں وہ تلاوت کرتا ہے۔

(ابن مندہ)

(۵) حضرت عاصم سقطی فرماتے ہیں کہ ہم نے بلخ میں ایک قبر کھودی تو اس میں ایک سوراخ تھا۔ ہم نے دیکھا کہ قبر میں ایک بوڑھا شخص چہرہ قبلہ کی طرف کئے ہوئے ہے اور اس پر سبز رنگ کی چادر ہے اور اس کے ارد گرد سبزہ ہے اور اسکی گود میں قرآن پاک ہے جس میں تلاوت کر رہا ہے۔ (ابن مندہ)

(۶) حضرت ابو النضر نیشاپوری جو گورکن تھے اور متقی اور صالح آدمی تھے

فرماتے ہیں کہ : میں نے ایک قبر کھودی تو اس قبر سے دوسری قبر کی طرف سے راستہ نکل آیا میں نے اس میں دیکھا تو عمدہ کپڑے، اچھی خوشبو والا ایک حسین و جمیل جوان اس میں آلتی پالتی مارے بیٹھا ہے اور اسکی گود میں نہایت عمدہ خط سے تحریر شدہ قرآن ہے ایسا عمدہ خط میں نے نہیں دیکھا اور وہ قرآن مجید پڑھ رہا ہے۔ اس جوان نے میری طرف دیکھا اور کہا : کیا قیامت قائم ہو گئی ہے؟ میں کہا نہیں تو اس نے کہا جہاں سے تم نے مٹی ہٹائی ہے وہیں ڈال دو تو میں نے مٹی وہیں ڈال دی۔ (ابن مندہ)

اور بیہقی نے "دلائل النبوت" میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل کیا کہ انہوں نے ایک میدان میں قبر کھودی تو اس میں ایک دریچہ (دوسرے قبر کی طرف) کھل گیا جبکہ اس میں ایک شخص پلنگ پر بیٹھا ہے اور اس کے آگے قرآن مجید ہے جس میں وہ تلاوت کر رہا ہے اور اس کے سامنے سبز رنگ کا باغیچہ ہے اور یہ مقام اُحد تھا، اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ شہداء میں سے ہیں، کیونکہ انہوں نے اس کے چہرے میں زخم دیکھے تھے اور اس روایت کو ابن حبان نے اپنی تفسیر میں بھی نقل کیا ہے۔

اور حضرت امام یافعی نے روضۃ الریاحین میں بعض صالحین سے حکایت بیان کی کہ وہ فرماتے ہیں میں نے کسی شخص کی قبر کھودی اور اسکی لحد بنائی اسی دوران میں قبر درست کر رہا تھا کہ اچانک ایک اینٹ اس کے پاس والی قبر سے نکل کر گری میں نے دیکھا کہ اس قبر میں ایک بزرگ بیٹھے ہیں، ان پر سفید کپڑے ہیں جو آواز کر رہے ہیں اور ان کی گود میں سونے سے لکھا ہوا قرآن رکھا ہے جس میں وہ پڑھ رہے ہیں، تو انہوں نے اپنا سر میری طرف

اٹھا کر پوچھا "کیا قیامت برپا ہوگئی؟" میں نے جواب دیا نہیں اس نے کہا اس اینٹ کو اس کی جگہ پر رکھ دو اللہ تمہیں عافیت بخشے تو میں نے وہ اینٹ واپس رکھ دی۔

اور یہی امام یافعی فرماتے ہیں کہ ہمیں ان ثقہ لوگوں نے جو قبریں کھودتے تھے بتایا کہ انہوں نے ایک قبر کھودی پھر اس میں سے جھانکا تو ایک شخص اپنے پلنگ پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے ہاتھوں میں قرآن پاک ہے جس میں وہ پڑھ رہا ہے اور اس کے نیچے نہر ہے، یہ دیکھ کر وہ بے ہوش ہو گئے لوگوں نے انہیں قبر سے نکالا لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ انہیں کیا معاملہ پیش آیا پھر تیسرے دن جا کر انہیں افاقہ ہوا۔

(روضۃ الریاحین)

ذکر تعلیم الملائکۃ المؤمن القرآن فی قبرہ

فرشتوں کا مؤمن کو اس کی قبر میں قرآن پڑھانے کا ذکر

(۱)...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن پاک پڑھا پھر مر گیا اور اسے یاد نہ کر سکا تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جو اسے اس کی قبر میں قرآن سکھاتا ہے تو وہ مردہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ قرآن یاد کر چکا ہوگا۔ (جمع الجوامع)

(۲)...... حضرت عطیہ عوفی سے مروی ہے کہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بندہ مؤمن جب اللہ سے (مرنے کے بعد) اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس نے قرآن پاک نہیں

پڑھا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے قبر میں قرآن سکھاتا ہے اور اس سیکھنے پر اسے جزاء بھی عطا فرماتا ہے۔(ابن ابی الدنیا)

(۳)۔۔۔ حضرت حسن سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ مؤمن بندہ جب مرجائے اور قرآن پاک کو یاد نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ اسے اس کی قبر میں قرآن سکھلائیں یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اہل قرآن کے ساتھ اٹھائے گا۔(ابن ابی الدنیا)

(۴)۔۔۔ حضرت یزید رقاشی نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جب بندۂ مؤمن مرجاتا ہے اور قرآن مجید میں سے کچھ اس پر باقی ہے جو اس نے نہیں سیکھا، اللہ تعالیٰ اس کیلئے فرشتے بھیج دیتا ہے جو اسے بقیہ قرآن یاد کراتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی قبر سے اٹھایا جائے۔(ابن ابی الدنیا)

۔۔۔۔☆۔۔۔۔

ذکر کسوۃِ المؤمِنِ فی قبرہٖ

(قبر میں مؤمن کے لباس کو ذکر)

(۱)۔۔۔ حضرت عباد بن بشر سے روایت ہے کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: میرے یہ دونوں کپڑے دھولو اور انہی دونوں میں مجھے دفنا دینا کیوں کہ ابوبکر (تیرا والد) دو افراد میں سے ایک ہوگا۔ یا تو اس نے اس سے اچھے کپڑے پہنے

ہوئے ہونگے۔ یہ بھی اس سے برے طریقے سے چھین لیئے جائیں گے۔ (تو بہتر ہے کہ انہی کپڑوں میں کفنا دینا۔ زوائد الزہد)

(۲) حضرت یحیٰ بن راشد سے روایت ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وصیت میں فرمایا: میرے کفن میں میانہ روی اختیار کرنا کیوں کہ اگر میرے لیئے اللہ تعالیٰ کے پاس بھلائی ہے تو وہ (اپنے فضل وکرم سے) اس سے بہتر لباس مجھے پہنائیگا اور اگر اس کے برعکس ہے تو یہ بھی چھین لے گا اور بہت جلد چھینے گا اور میری قبر کھودنے میں بھی میانہ روی اختیار کرنا کیوں کہ اگر میرے لیئے عنداللہ بھلائی ہے تو میری قبر تا حد نگاہ کشادہ کردی جائے گی اور اگر اس کے برعکس ہے تو میری قبر مجھ پر اتنی تنگ کی جائے گی کہ دونوں طرف کی پسلیاں ایک دوسرے سے نکل جائیں گی۔ (ابن ابی الدنیا)

(۳) حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے انتقال کے وقت انہوں نے فرمایا میرے کفنانے کیلیے دو کپڑے خریدلو اور یہ تم پر لازم نہیں۔ کیوں کہ اگر تمہارے ساتھی (میں حذیفہ) نے بھلائی کو پالیا تو اس سے بہتر کپڑے پہنایا جاؤں گا اور ایسا نہیں ہے تو یہی کپڑے مجھ سے جلد چھین لیئے جائیں گے (الحاکم)

(۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت فرمایا: میرے کفن کیلیئے دو سفید کپڑے خریدلو کیوں کہ وہ مجھ پر زیادہ نہیں چھوڑے جائیں گے مگر تھوڑا۔ یہاں تک کہ میں ان کے بدلے ان سے بہتر دیا جاؤں گا یا ان سے بھی بدتر۔ (طبقات ابن سعد)

(۵) حضرت عابہ بنت ابان بن صیفی غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحابیہ رسول ﷺ فرماتی ہیں کہ میرے والد نے ہمیں وصیت کی کہ مجھے قمیص میں مت کفنانا لیکن جب ان کی

وفات ہوئی تو ہم نے انہیں قمیص ہی میں دفنا دیا دوسرے روز ہم نے دیکھا تو وہ قمیص جس میں ہم نے دفنایا تھا کھونٹی پر لٹکی ہوئی ہے۔ (سعید ابن منصور)

☆
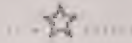
ذکر الفراش للمؤمن فی قبرہ

مومن کے قبر میں اس کے بچھونے (بستر) کا ذکر

(۱) حضرت مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے قول " فلانفسہم یمہدون "(وہ اپنی جان کیلئے جگہ بناتے ہیں (سورہ روم آیت ۴۴) کے متعلق فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ قبر میں۔

(۲) نیز اس کی تفسیر میں فرمایا اس سے مراد ہے کہ
وہ قبر میں اپنے بچھونوں کو آراستہ کرتے ہیں۔ (تفسیر ابن المنذر)

(۳) حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مومن سے اس کی قبر میں کہا جائے گا، دولہا کی طرح سوجا (آرام و بے فکری سے)۔ (ابن ابی الدنیا)

☆

ذكر تزاور الموتى في قبورهم

مردوں کا اپنی قبروں میں زیارت وملاقات کا ذکر

(۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کا ولی بنے تو اس کو اچھا کفن دے کیونکہ وہ (اہل قبور) اپنی قبروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

امام بیہقی نے مذکورہ حدیث کی تخریج کے بعد فرمایا کہ یہ روایت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کفن کے بارے میں فرمان کے خلاف نہیں کیونکہ وہ میت کے پیپ وغیرہ کیلئے ہے اور ہمارے مشاہدے میں بھی یہی ہے اور اللہ کے علم میں، تو جیسے رب تعالیٰ چاہے گا ویسے ہوگا۔ جیسا کہ رب تعالیٰ نے شہداء کے بارے فرمایا "بل احیاء عند ربهم یرزقون" (کہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔ سورہ آل عمران آیت ۱۶۹) حالانکہ ہم انھیں دیکھتے ہیں کہ وہ خون میں آلودہ ہو جاتے ہیں پھر خون صاف کر دیا جاتا ہے تو یہ ہمارے مشاہدے کی بات ہے، اور غیب میں تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے انکے بارے میں فرمایا وہ اسی حالت میں ہوتے ہیں اور اگر ہمارے مشاہدہ میں بھی اس حالت میں ہوتے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا (کہ وہ زندہ ہوتے ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں) تو ایمان بالغیب نہ رہتا۔

(۲) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے مردوں کو اچھے (سفید، پاک، صاف) کپڑوں میں کفن دو کیونکہ وہ (کفن کے

اچھے یا برے ہونے میں) ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں اور اپنی قبروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ (مسند حارث بن ابی اسامہ)

ابن عدی نے ''کامل'' میں اسی کی مثل ایک حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ اور خطیب نے ''تاریخ'' میں اسی کی مثل ایک حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

(۳)..... حضرت امام بن سیرین فرماتے ہیں کہ: مردہ اچھے کفن کو پسند کرتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ: وہ اپنے کفنوں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔

(ابن ابی شیبہ)

(۴)..... حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ: مردے یہ پسند کرتے ہیں کہ کفن لفافہ نما اور ازار والی ہو۔ اور فرمایا کہ وہ اپنی قبروں میں آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔

(المشیخة البغدادیة)

(۵)..... حضرت راشد بن سعد سے روایت ہے کہ ایک شخص کی بیوی کا انتقال ہو گیا پھر اس نے خواب میں بہت سی عورتوں کو دیکھا لیکن اپنی بیوی کو ان میں نہ دیکھا اس نے عورتوں سے اپنی بیوی کے نہ آنے کا سبب معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ تم نے اس کے کفن میں کمی کی تھی اس لیئے وہ ہمارے ساتھ نکلنے میں شرم محسوس کرتی ہے۔ تو وہ شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ خواب عرض کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''دیکھو کوئی نیک آدمی ہے'' پھر انصار میں سے ایک شخص لایا گیا جو قریب المرگ تھا تو اس شخص نے یہ خواب اس سے ذکر کیا۔ تو انصاری نے فرمایا اگر کوئی مردے کو کوئی چیز پہنچا سکتا ہے تو میں پہنچا دوں گا، پھر اس انصاری کا انتقال ہو گیا تو وہ شخص زعفران سے رنگے ہوئے دو کپڑے لایا اور اس

انصاری کے کفن میں رکھ دیئے، جب رات ہوئی اس شخص نے ان عورتوں کو دیکھا اور اس کی بیوی بھی ان کے ساتھ ہے اور اس پر دو زرد رنگ کے کپڑے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

(۶)..... حضرت قیس بن قبیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان نہ لایا اس کو بات کرنے کی اجازت نہ ہوگی، عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا مردے بھی بات کرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں اور آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔ (شیخ ابن حبان)

(۷)..... حضرت شعبی سے مروی ہے کہ: جب میت اپنی قبر میں رکھ دی جاتی ہے تو اس کے پاس اس کے (فوت شدہ) اہل وعیال آتے ہیں اور اپنے پیچھے جو چھوڑ آیا ان کے بارے میں پوچھتے ہیں فلاں نے کیسے کیا اور فلاں نے کیا کیا؟۔ (ابن ابی الدنیا)

(۸)..... حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ: انسان اپنی اولاد کے نیک ہونے پر اپنی قبر میں خوش ہوتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۹)..... ابن قیم نے کہا کہ: ارواح دو قسم پر ہیں ایک منعمہ (جو انعام میں ہیں) اور دوسری معذبہ (جو عذاب میں ہیں) بہر حال جو عذاب یافتہ ہیں وہ زیارت و ملاقات سے بند ہیں (قید میں ہیں) اور انعام یافتہ یہ آزاد ہیں قید نہیں ہیں تو یہ آپس میں ملاقات اور زیارت کرتے ہیں اور دنیا میں جو ہو چکا اور جو دنیا والے کرتے ہیں ان کا آپس میں تذکرہ کرتے ہیں۔ تو ہر روح اپنے رفیق کے ساتھ ہوتی ہے جو عمل میں اس کے مثل ہے اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی روح مقدس رفیق الاعلیٰ میں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ

وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا" (جو شخص اللہ اس کے رسول کی اطاعت کرے تو وہ ان کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ کیا ہی اچھے رفیق (ساتھی) ہیں.....سورۃ النساء:۶۹) اور یہ ساتھ دنیا میں بھی ثابت ہے اور عالم برزخ میں بھی اور آخرت میں بھی اور آدمی ان تینوں دور میں اس کے ساتھ ہوگا جس کو وہ دوست رکھتا ہے۔

امام سبکی نے فرمایا کہ: قبر میں روح کا جسم کی طرف لوٹنا صحیح روایات سے تمام مردوں کیلئے ثابت ہے درحقیقت اختلاف روح کے ہمیشہ بدن میں رہنے میں ہے کہ بدن روح کے ساتھ ایسے زندہ رہتا ہے جیسا کہ دنیا میں زندہ رہتا ہے یا اس کے بغیر زندہ رہتا ہے اور یہ روح وہاں ہو جہاں اللہ تعالیٰ چاہے۔ کیونکہ زندگی کیلئے روح کا ہونا یہ ایک امر عادی ہے عقلی نہیں۔ اور اس بنیاد پر کہ بدن روح کے ساتھ زندہ رہتا ہے جیسا کہ دنیا میں، جسے عقل جائز تصور کرتی ہے اگر کسی صحیح حدیث سے ثابت ہو جائے تو اسے مان لیا جائے گا اور علماء کی ایک جماعت نے اس کو ذکر بھی کیا ہے۔ اور اس کی دلیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا ہے۔ کیونکہ نماز پڑھنا ایک زندہ جسم کی ہی صفت ہے۔ اور اسی طرح وہ صفات جو کہ انبیاء کے بارے میں اسراء کی رات ذکر کی گئی (جیسے انبیاء کا نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنا، اور آپس میں ملاقات) یہ صفات ہیں اجسام نہیں ہیں اور ان کی حیات حقیقی ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ بدن روح کے ساتھ اسی طرح ہے جیسا کہ دنیا میں تھا یعنی جسم کو کھانے، پینے اور دیگر صفات کی ضرورت ہو۔ جن کو ہم مشاہدہ کرتے ہیں بلکہ ان کا حکم اور ہے۔

اور پہلی چیزیں جیسے کہ علم اور سماع (سننا) اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تمام مردوں کیلئے ثابت ہیں یہ امام سبکی کا کلام ہے۔

امام یافعی نے فرمایا: اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ مردوں کی روحیں بعض اوقات برضائے الٰہی علیین اور سجین سے ان کی قبروں میں جسموں کی طرف لوٹا دی جاتی ہیں، اور بالخصوص جمعہ کی رات، اور وہ باہم بیٹھتی ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کرتیں ہیں اور جب تک کہ وہ روحیں علیین اور سجین میں ہوتی ہیں اہل نعمت، نعمت پاتے ہیں اور عذاب والے عذاب پاتے ہیں اور قبر میں روح اور جسم دونوں کو عذاب ہوتا ہے۔

☆

ذِكْرُ عِلْمِ الْمُوْتٰى بِزُوَّارِهِمْ وَأُنْسِهِمْ بِهِمْ

مردے کا اپنے زائرین کو جاننا اور ان سے مانوس ہونے کا ذکر

(۱)..... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی بھی آدمی اپنے (مردہ) بھائی کی زیارت کرتا ہے اور اس کے پاس بیٹھتا ہے تو مردہ اس سے مانوس ہو جاتا ہے اور اس کے سلام وغیرہ کا جواب دیتا ہے یہاں تک کہ وہ وہاں سے کھڑا ہو کر چلا جائے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۲)..... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص ایسے آدمی کی قبر سے گزرے جس کو وہ دنیا میں جانتا تھا پھر اسے سلام کرے تو وہ مردہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ (بیہقی)

(۳)۔۔۔ ابن عبد البر نے استذکار و تمہید میں زرارۃ بن اوفی سے روایت کی ہے کہ: جسے وہ مردہ دنیا میں جانتا تھا اور اس سے محبت کرتا تھا (وہ اگر اسے سلام کرے تو مردہ جواب دیتا ہے)۔

(۴)۔۔۔ حضرت محمد بن واسع نے فرمایا کہ: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ مردے اپنے زائرین کو جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے پہلے اور بعد جانتے ہیں۔ (یعنی جمعہ کی برکت سے جمعرات اور ہفتہ کے دن)۔ (ابن ابی الدنیا و بیہقی)

(۵)۔۔۔ حضرت ضحاک نے فرمایا: جو شخص بروز ہفتہ طلوع شمس سے پہلے کسی قبر کی زیارت کرتا ہے تو وہ مردہ اسے جانتا ہے، ان سے کہا گیا: ایسا کیوں ہے؟ فرمایا جمعہ کے قریب ہونے کی وجہ سے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۶)۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے مؤمن بھائی کی قبر سے گزرتا ہے جسے وہ دنیا میں جانتا تھا پھر اسے سلام کرتا ہے تو وہ مردہ اسے پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ (ابن عبد البر)

(۷)۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب کوئی بندہ کسی ایسے شخص سے گزرتا ہے جسے وہ دنیا میں جانتا تھا پھر اسے سلام کرتا ہے تو وہ مردہ اسے پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ (ابن عساکر)

(۸)۔۔۔ اور اربعین طائیہ میں حضور اکرم ﷺ سے روایت کی گئی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میت اپنی قبر پر آنے والے زائرین میں اس شخص سے زیادہ مانوس ہوتا ہے جسے وہ دنیا دوست رکھتا تھا۔

ابن قیم نے کہا کہ احادیث اور آثار اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ زائر جب بھی کسی قبر پر آتا ہے تو میت اسے جانتا ہے اور اس کے سلام کو سنتا ہے اور اس سے مانوس ہوتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے اور یہ شہداء اور غیر شہداء کے حق میں عام ہے کیونکہ اس کیلئے کوئی وقت مقرر نہیں۔

اور کہا کہ: یہ روایت زیادہ صحیح ہے ضحاک کی اس روایت سے جس میں وقت مقرر کیا گیا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو حکم فرمایا کہ وہ اہل قبور کو اس طرح سلام کریں جیسے وہ سننے اور سمجھنے والے کو مخاطب ہوتے ہیں۔

☆

ذِکْرُ مَقَرِّ الْاَرْوَاحِ

ارواح کے ٹھہرنے کی جگہ کا ذکر

(۱)...... حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں اور جنت میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں پھر عرش الٰہی کے نیچے قندیلوں میں آکر بسیرا کرتی ہیں۔ (مسلم)

(۲)...... حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے ساتھی احد میں شہید ہوئے تو انکی روحوں کو اللہ تعالیٰ نے سبز پرندوں کے پوٹوں میں رکھ دیا، وہ جنت کے نہروں میں آتی ہیں اور جنت کے پھلوں سے کھاتی ہیں اور پھر سونے کے قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں جو عرش الٰہی کے سائے تلے معلق ہیں۔

(سنن ابی داؤد)

(۳)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
شہداء جنت کے دروازے کے ساتھ نہر بارق پر سبز قبوں میں رہتے ہیں انہیں انکا رزق صبح و شام جنت سے پہنچتا ہے۔ (جامع الصغیر)

(۴)..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:
شہداء جنت کے باغوں میں بنے ہوئے قبوں میں رہیں گے پھر ان کے پاس بیل اور مچھلی بھیجا جائیگا تو وہ آپس میں لڑیں گے جب ان شہداء کو کسی چیز (کے کھانے) کی ضرورت ہوگی تو ان میں سے ایک دوسرے کو مار ڈالے گا شہداء جب اسے کھائیں گے تو وہ اس میں جنت کی ہر شے کی لذت پائیں گے۔ (ابن ابی شیبہ)

(۵)..... سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو انکی والدہ نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپکو حارثہ کے مرتبہ کا علم ہے اگر وہ بہشت میں ہے تو میں صبر کرلوں اور اگر بہشت میں نہیں ہے تو فرمایئے کہ میں کیا کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک جنتیں بہت ہیں اور وہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔ (صحیح بخاری)

(۶)..... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کی جان ایک پرند (کی صورت میں) ہے جو جنت میں معلق رہتی ہے یہاں تک کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس کو جسم کی طرف واپس کرے گا۔ (الموطا لمالک ونسائی)

(۷)..... حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ

سے اپنے مرنے کے بعد آپس میں ملاقات اور ایک دوسرے سے نیکی کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: روح خوشحال پرندہ کے پوٹوں میں جنت کے درخت کے ساتھ معلق ہوتی ہے یہاں تک جب روز قیامت ہوگی تو ہر نفس اپنے جسم کے اندر داخل ہوگی۔ (الامام احمد)

(۸)..... حضرت ام بشر بن براء سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ مردے ایک دوسرے کو کس طرح پہچانتے ہیں؟ ارشاد فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں پاک نفس سبز پرندے کی صورت میں جنت میں ہونگے اگر پرندے درختوں کی شاخوں پر ایک دوسرے کو جانتے ہیں تو وہ بھی ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

(۹)..... حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت کعب کی وفات کا وقت قریب آیا تو بشر بن براء کی والدہ انکے پاس آئیں اور کہا: اے ابو عبدالرحمن اگر تمہاری ملاقات فلاں سے ہو تو انہیں میری طرف سے سلام کہنا۔ عبدالرحمن نے فرمایا: اے ام بشر اللہ تمہاری مغفرت فرمائے ہمیں اسکی فرصت کہاں، تو انہوں نے کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے مومن کی روح جنت میں جہاں چاہے سیر کرتی ہے اور کافر کی روح سجین میں قید ہے فرمایا ہاں کیوں نہیں، ام بشر نے کہا وہ یہی تو ہے۔ (ابن ماجہ)

(۱۰)..... عمرو بن حبیب کے مراسیل میں ہے کہ: میں نے حضور اقدس ﷺ سے مومنین کی ارواح کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مومنوں کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہیں جنت میں جہاں چاہیں سیر کرتی ہیں لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اور

کفار کی روحیں؟ فرمایا وہ سجین میں قید ہیں۔ (طبرانی)

(۱۱)..... حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما کی ملاقات ہوئی تو ان میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا: اگر تم مجھ سے پہلے اپنے رب سے جاملو تو مجھے خبر دینا کہ تم سے کیا معاملہ ہوا؟
تو وہ کہنے لگے: کیا زندے مردے سے مل سکیں گے؟ فرمایا ہاں کیونکہ مومنوں کی روحیں جنت میں ہیں جہاں چاہیں چلی جاتی ہیں۔ (بیہقی)

(۱۲)..... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مومنوں کی روحیں زُرزُور پرندوں (جو چڑیا سے بڑا ہوتا ہے) کی مانند ہیں وہ جنت کے پھلوں سے کھاتی ہیں۔
(بیہقی، ابن مندہ مرفوعا)

(۱۳)..... حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنت الماویٰ میں ایک سبز پرندہ ہے جو چرتا رہتا ہے اس میں مومن شہداء کی روحیں ہیں جو جنت میں سیر کرتی ہیں، اور آل فرعون کی روحیں سیاہ پرندوں کے پیٹوں میں ہیں اور آگ پر صبح و شام بسیرا کرتی ہیں اور مومنوں کے بچوں کی روحیں جنتی چڑیوں میں ہیں۔ (ابن ابی شیبہ)

(۱۴)..... حضرت ہذیل سے مروی ہے کہ آل فرعون کی روحیں سیاہ رنگ کے پرندوں کے پیٹوں میں ہیں اور صبح و شام آگ پر آتے جاتے ہیں اور شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہیں اور مسلمانوں کے وہ بچے جو بالغ نہیں ہوئے انکی روحیں جنتی چڑیوں کے پیٹ میں ہیں جو چرتی اور سیر کرتی ہیں۔ (الزھد)

(۱۵)..... حضرت ابن عمرو فرماتے ہیں کہ مومنین کی روحیں سفید پرندوں کی صورت میں عرش کے سایہ میں ہیں اور کافروں کی روحیں ساتویں زمین میں۔ (الزھد)

(۱۶)..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس وہ سیڑھی لائی گئی جس پر سے ارواح بنی آدم چڑھتی ہیں مخلوق نے اس سیڑھی سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھی جسے میت دیکھتا ہے اسوقت اسکی آنکھیں آسمان کی طرف پھٹی رہ جاتی ہیں اور یہ اسکے حسن کی وجہ ہوتی ہے۔ پھر میں اور جبرئیل چڑھے تو میں نے آسمان کا دروازہ کھلوایا میں نے دیکھا کہ آدم علیہ السلام پر انکی مومن اولاد کی ارواح پیش کی جارہی تھیں اور وہ فرمار ہے تھے یہ پاک روح ہے اور پاک نفس ہے اسے علیین میں رکھ دو پھر ان پر انکی فاجر اولاد کی ارواح پیش کی جاتیں تو آپ فرماتے یہ روح خبیث ہے یہ خبیث نفس ہے اسے سجین میں رکھ دو۔ (ابن ابی حاتم، جامع الصغیر)

(۱۷)..... حضرت سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں کی روحیں ساتویں آسمان میں ہیں جنت میں اپنے ٹھکانوں کو دیکھتی ہیں۔

(۱۸)..... حضرت وھب بن منبہ سے روایت ہے کہ ساتویں آسمان پر ایک گھر ہے جسے بیضاء کہا جاتا ہے جس میں مومنوں کی روحیں جمع ہوتی ہیں جب اہل دنیا میں سے کوئی ایک انتقال کرتا ہے تو روحیں اس سے ملتی ہیں اور اس سے دنیا کے احوال معلوم کرتی ہیں جیسے غائب (دور جانے والے) انسان سے اس کے اہل وعیال کے متعلق پوچھا جاتا ہے جب وہ کسی کے پاس آئے۔ (سنن سعید بن منصور)

(۱۹)..... حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسما بنت ابی بکر سے انکے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت پر تعزیت کی اور اس وقت انکا جسم مصلوب (سولی پر) تھا تو فرمایا غم مت کرو کہ ارواح اللہ تعالیٰ کے پاس آسمان پر ہیں اور یہ تو صرف

جسم ہے۔ (مروزی)

(۲۰)..... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مومنوں کی ارواح حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پیش کی جاتی ہیں اور انہیں کہا جاتا ہے کہ تم قیامت کے دن تک اس کے ذمہ دار ہو۔ (ابن جریر)

(۲۱)..... حضرت مغیرۃ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی تو ان سے کہا: اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کر جاؤ تو تم کو جو معاملہ درپیش ہو وہ مجھے بتانا (خواب میں) اور اگر میں تم سے پہلے انتقال کر جاؤں تو تم کو بتاؤنگا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ میں مر چکا ہونگا؟ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب روح جسم سے نکلتی ہے تو آسمان اور زمین کے درمیان ہوتی ہے یہاں تک کہ اپنے جسم کی طرف لوٹ جائے۔

(سعید بن منصور)

(۲۲)..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی" (اللہ تعالیٰ جانوں کو وفات دیتا ہے انکی موت کے وقت اور جو نہ مریں انہیں انکے سوتے میں، پھر جس پر موت کا حکم فرمادیا اسے روک رکھتا ہے اور دوسری ایک میعاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے.....الزمر آیت ۴۲) کے متعلق فرمایا کہ ایک رسی ہے جو مشرق سے مغرب تک آسمان و زمین کے درمیان کھنچی ہوئی ہے تو مردوں اور زندوں کی روحیں اس رسی کی طرف جاتی ہیں اور اسی رسی سے مردہ نفس زندہ نفس

سے تعلق رکھتا ہے پھر جب زندہ کی روح کو اپنے جسم کی طرف جانے کی اجازت ہوتی ہے تاکہ وہ اپنا رزق مکمل کرلے تو مردہ کی روح کو روک لیا جاتا ہے اور دوسرے کو بھیج دیا جاتا ہے۔ (تفسیر ابن جویر)

(۲۳)..... اور مسند الفردوس میں ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اسکی روح کو اسکے گھر کے اردگرد ایک مہینہ تک اور اسکی قبر کے اردگرد ایک سال تک گھمایا جاتا ہے پھر اسے اس رسی کی طرف اٹھایا جاتا ہے جس میں زندوں اور مردوں کی روحیں ملتی ہیں۔

(۲۴)..... حضرت سعید بن میتب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مومنوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہیں جہاں چاہیں چلی جاتی ہیں اور کافروں کی روحیں سجین میں ہیں۔ (الزھد)

اور ابن قیم نے کہا کہ: برزخ وہ دو چیزوں کے درمیان میں ایک حجاب ہے۔ جس سے انکی مراد گویا وہ زمین ہے جو دنیا اور آخرت کے درمیان ہے۔

(۲۵)..... حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ مومنوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں چلی جاتی ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

(۲۶)..... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفار کی روحیں برھوت "جو کہ حضر موت میں دلدلی زمین ہے" میں جمع ہوتی ہیں اور مومنین کی روحیں جابیہ میں جمع ہوتی ہیں۔ (مروزی)

(۲۷)..... حضرت عروہ بن رویم سے مروی ہے کہ: مقام جابیہ میں ہر پاک روح آتی ہے۔ (ابن عساکر)

(۲۸)..... حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مومنوں کی روحیں زمزم کے کنویں میں ہوتی ہیں اور کافروں کی روحیں ایک وادی میں ہوتی ہیں جسے برھوت کہا جاتا ہے۔(ابن ابی الدنیا)

(۲۹)..... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: مومنوں کی روحیں اریحا میں جمع ہوتی ہیں اور مشرکوں کی روحیں ظافر میں جمع ہوتی ہیں جو حضر موت میں واقع ہے۔(الحاکم)

(۳۰)..... حضرت وھب بن منبہ نے فرمایا کہ: مومنوں کی روحیں جب قبض کی جاتی ہیں تو ایک فرشتہ کو پیش کی جاتی ہیں جسے رمیائیل کہتے ہیں اور وہ ارواح مومنین کا خازن ہے۔(ابن ابی الدنیا)

(۳۱)..... حضرت ابان بن ثعلب اھل کتاب میں سے کسی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرشتہ جو کفار کے ارواح پر متعین ہے اسے ''دومہ'' کہتے ہیں۔(ابن ابی الدنیا)

(۳۲)..... حضرت کعب نے فرمایا کہ: حضرت خضر بحر اعلیٰ اور بحر اسفل کے درمیان نور کے ایک منبر پر ہیں اور زمین کے جانوروں کو حکم دیا گیا ہے کہ انکی بات مانیں اور انکی تابعداری کریں اور روحیں صبح وشام انکی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔(العقیلی)

یہ ایک (علمی) مجموعہ ہے جس پر ہم آگاہ ہوئے جو احادیث وآثار سے روحوں کے متعلق ہے اور اس میں علماء کے مختلف اقوال ان آثار کے اختلاف کے سبب سے ہے۔(مصنف کا قول)

اور ابن قیم کہتا ہے کہ: حقیقت میں اس میں کوئی اختلاف نہیں اس لئے کہ ارواح اپنے مقام برزخ میں درجہ ومقام کے اعتبار سے مختلف ہیں اور یہ ہی بہت بڑا فرق ہے۔

اور نہ ہی دلائل کے درمیان کوئی تعارض ہے کیونکہ ہر دلیل لوگوں کے مختلف گروہوں کے لئے انکے درجات کے اعتبار سے وارد ہوئی ہے۔

نیز کہتا ہے کہ: تو ہر اعتبار سے روح کا بدن انسانی سے اس حیثیت سے اتصال ہے کہ ان سے بات کرنا اور انکو سلام کیا جانا صحیح ہے اور ان پر ان کی جگہ (جنت میں) پیش کی جاتی ہے اور اس کے علاوہ جو احادیث مبارکہ میں بیان ہوئیں۔ کیونکہ روح کی شان مختلف ہے کہ وہ رفیق اعلیٰ میں ہوتی ہے اور بدن سے متصل بھی جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرتا ہے تو وہ اسکے سلام کا جواب دیتا ہے حالانکہ روح وہاں پر اپنے مقام میں ہوتی ہے۔ اور غلطی یہاں غائب (روح) کو شاھد (جسم) پر قیاس کرنے سے پیدا ہوتی ہے تو انسان یہ سمجھتا ہے کہ ارواح ہمیشہ صرف ایک جگہ رہتی ہیں دوسری جگہ نہیں جاسکتیں اور یہ غلط ہے کیونکہ بیشک نبی ﷺ نے شب اسراء میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو انکی قبر شریف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور پھر انہیں چھٹے آسمان پر دیکھا تو روح وہاں قبر کے اندر جسم مثالی میں موجود تھی اور اسکا بدن کے ساتھ ایک خاص قسم کا تعلق تھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے اور سلام کا جواب بھی دے رہے تھے۔ تو روح باوجودیکہ رفیق اعلیٰ میں ہوتی ہے جسم پر بھی آتی ہے اور ان دونوں صورتوں میں کوئی منافات نہیں۔ کیونکہ روح کی حقیقت بدن کی حقیقت سے مختلف ہے اور بعض علماء نے اس کی مثال سورج سے پیش کی ہے کہ سورج تو آسمان میں ہے اور اسکی شعائیں زمین میں ہیں۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِباً بُلِّغْتُہٗ (جو مجھ پر میری قبر انور کے پاس درود پڑھے اسکو میں سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجے گا وہ مجھے پہنچایا جاتا

ہے۔

اور یہ بھی قطعی ہے کہ آپ ﷺ کی روح مبارکہ علیین میں انبیاء کی ارواح کے ساتھ ہے اور یہی رفیق اعلیٰ ہے۔ تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ اس میں کوئی منافات نہیں کہ روح علیین میں ہو یا آسمان اور زمین کے درمیان حجاب میں ہو یا سجین میں ہو اور اسکا تعلق بدن کے ساتھ اس طرح ہو کہ وہ ادراک کرتا ہو سنتا اور نماز پڑھتا اور تلاوت بھی کرتا ہو اور یہ امر عجیب اس لئے ہے کہ دنیاوی مشاہدہ میں اس کے مشابہ کوئی چیز نہیں ہے اور آخرت اور برزخ کے معاملات اس دنیاوی مشاہدہ سے مختلف ہیں جو ہمارے درمیان مانوس ہیں۔

پھر ابن قیم حاصل کلام بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ: حاصل کلام یہ ہے کہ خوش بخت یا بد بخت روحوں کے ٹھہرنے کی جگہ ایک نہیں۔ لیکن ہر ایک اپنے مستقر و مقام میں الگ ہونے کے باوجود قبروں میں اپنے جسموں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور جو نعمتیں یا عذاب اس کے لئے لکھ دی گئیں وہ اسے حاصل ہوتی ہیں۔

اور حافظ ابن حجر نے فرمایا: مومنین کی روحیں علیین میں ہیں اور کافروں کی روحیں سجین میں ہیں اور ہر روح کا اس کے جسم کے ساتھ ایک معنوی اتصال ہے جو دنیاوی زندگی کے اتصال کے مشابہ نہیں بلکہ یہ سونے والے شخص کی حالت سے مشابہت رکھتی ہے اگرچہ مرنے والے کی روح کا اسکے بدن سے تعلق اس سونے والے کے تعلق سے زیادہ قوی و مضبوط ہے۔

اور فرمایا: اور اسی سے ان روایات میں موافقت پیدا کی جاسکتی ہے جن میں ارواح کے ٹھہرنے کی جگہ کا ذکر ہے کہ وہ علیین میں ہے یا سجین میں یا کنویں میں۔

اور جو علامہ ابن عبدالبر نے جمہور سے نقل کیا ہے کہ ارواح اپنی اپنی قبروں کے کناروں میں ہوتی ہیں۔

نیز فرمایا باوجودیکہ روح تصرف میں آزاد ہے پھر وہ اپنے مقام علیین یا سجین کی طرف لوٹ آتی ہے اور فرمایا: اب اگر کسی میت کو ایک قبر سے دوسری قبر میں منتقل کیا جائے تو بھی یہ اتصال جاری ہے اور اسی طرح میت کے اجزاء جدا بھی ہو جائیں پھر بھی روح کا اتصال و تعلق جسم کے ساتھ باقی رہتا ہے۔

اور صاحب افصاح (شبیب بن ابراہیم) نے فرمایا: منعم روحیں مختلف حالات میں ہیں۔ ان میں سے کچھ روحیں پرند (کی صورت) میں جنت کے مختلف درختوں میں ہیں۔

اور ان میں سے کچھ سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہیں۔

اور ان میں سے کچھ زرد رنگ پرندوں کے پوٹوں میں ہیں۔

اور کچھ جنت کے درختوں میں ہیں۔

اور کچھ ایک خاص صورت میں ہوتی ہیں جو انکے اعمال کے ثواب کے حساب سے پیدا کی جاتی ہیں۔

اور کچھ ایسی ہیں جو سیر کر کے اپنے جسم کی طرف زیارت کے لئے آتی ہیں۔

اور کچھ مردوں کی ارواح کے ساتھ ملاقات کرتی ہیں۔

اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو حضرت میکائیل علیہ السلام کی کفالت میں ہیں۔

اور کچھ حضرت آدم علیہ السلام کی کفالت میں ہیں۔

اور کچھ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی کفالت میں ہیں۔

امام قرطبی کہتے ہیں کہ: مذکورہ قول اچھا ہے کہ یہ تمام احادیث واقوال کو جمع کرتا ہے یہاں تک کہ انمیں کوئی اختلاف باقی نہیں رہتا۔ (التذکرہ)

اور امام بیہقی نے کتاب (عذاب القبر) میں ارواح کے بارے میں بھی اسی طرح بیان کرتے ہوئے شہداء کی ارواح کے متعلق حدیث حضرت ابن مسعود اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ذکر فرمایا اور پھر امام بخاری کی حدیث حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب نبی ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراھیم رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ان کے لئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے پھر امام بیہقی نے حضور ﷺ سے آپکے صاحبزادے سیدنا ابراھیم رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت بیان فرمائی کہ وہ جنت میں دودھ پلائے جاتے ہیں حالانکہ وہ مدینۃ المنورہ کے قبرستان جنت البقیع میں اپنے مزار مبارک میں مدفون ہیں۔

امام نسفی نے "بحر الکلام" میں فرمایا: ارواح چار قسم پر ہیں۔

۱)- ارواح انبیاء: یہ اپنے جسم شریف سے نکلتی ہیں پھر ان کی صورت مشک وکافور کی طرح ہوتی ہے۔ یہ جنت میں ہوتی ہیں جنت سے کھاتی پیتی ہیں اور نعمت حاصل کرتی ہیں اور رات کو عرش الٰہی کے قندیلوں میں آرام کرتی ہیں۔

۲)- فرمانبردار شہداء کی روحیں: یہ روحیں اپنے جسموں سے نکلتی ہیں اور جنت میں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہوتی ہیں جنت میں کھاتی پیتی ہیں اور نعمت پاتی ہیں اور رات کو ان

قنادیل میں آکر رہتی ہیں جو عرش کے نیچے معلق ہیں۔

۳)۔مطیع بندوں کی روحیں: یہ جنت کے گردو نواح میں ہوتی ہیں نہ کھاتی ہیں اور نہ نعمت پاتی ہیں لیکن جنت کی طرف جاتی رہتی ہیں۔

۴)۔گنہگار مومنوں کی روحیں: یہ آسمان اور زمین کے درمیان ہوا میں ہوتی ہیں۔

مگر کفار کی روحیں تو یہ سجین میں سیاہ رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں ساتویں زمین کے نیچے ہوتی ہیں اور یہ اپنے جسموں سے ملی ہوئی ہوتی ہیں انکی روحوں کو عذاب ہوتا ہے اور اس سے جسم تکلیف پاتا ہے اور یہ اس طرح ہے کہ سورج آسمان میں ہے اور اسکا نور (شعاعیں) زمین میں۔

☆

ذِكْرُ رَضَاعِ اَطْفَالِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحِضَانَتِهِمْ

مومنوں کے بچوں کی رضاعت اور پرورش کا ذکر

(۱)..... سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ بچہ جو اسلام پر پیدا ہوتا ہے وہ جنت میں شکم پُر اور سیراب ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے الٰہی میرے والدین کو میرے پاس بھیج دے۔ (ابن ابی الدنیا)

(۲)..... حضرت خالد بن معدان فرماتے ہیں کہ: جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبیٰ ہے اسکے تھن ہیں تو جو دودھ پیتے بچے مرجاتے ہیں وہ اس درخت سے دودھ پیتے ہیں اور انکی پرورش حضرت ابراھیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام فرماتے ہیں۔ (ابن ابی الدنیا)

(۳)...... انہی حضرت خالد بن معدان سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ: جنت میں ایک درخت ہے جسے طوبیٰ کہا جاتا ہے جس کے تھن ہیں جنتی دودھ پیتے بچے اس سے دودھ پیتے ہیں اور اگر کسی عورت کا بچہ ساقط ہو جائے تو وہ بچہ جنت کے ایک نہر میں ہوتا ہے وہ اس نہر میں تیرتا ہے یہاں تک کہ جب قیامت قائم ہوگی تو وہ چالیس سال کی عمر میں اٹھایا جائیگا۔

(ابن ابی حاتم)

(۴)...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے گائے کے تھنوں کی طرح تھن ہیں جس سے جنتیوں کے بچے غذا پاتے ہیں۔

(ابن ابی الدنیا)

(۵)..... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے بچے جنت میں ہیں جنکی کفالت حضرت ابراھیم علیہ السلام اور بی بی سارہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں یہاں تک کہ وہ انہیں بروز قیامت انکے والدین کے حوالہ فرمادیں گے۔ (الجامع الکبیر۔ الحاکم)

☆
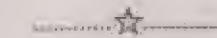
والحمد للہ رب العلمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

الحاج مولانا محمد حسن قلندرانی قاسمی عُفی عنہ

۱۶، جمادی الاخریٰ ۱۴۱۷ھ ...... 30، اکتوبر 1996ء (بروز چہار شنبہ)

مترجم کی دیگر تصانیف و تراجم

۱ غوث اعظم کے قول "قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ" کی شرعی حیثیت۔
۲ متاع المقلین فی توضیح المسلکین "نماز عصر کی نماز ہمیشہ دیر سے پڑھنے کی فضیلت" (عربی)
۳ زاد الکونین فی تحقیق المسلکین "نماز عصر کی نماز ہر موسم میں دیر سے پڑھنا افضل ہے" (عربی)
۴ الدرر البیضاء فی الرد علی الاشقیاء
۵ چہل حدیث صغیر۔ کبیر (اول، دوم)
۶ نماز جو کتاب۔ (سندھی)
۷ میلاد مصطفیٰ ﷺ کی شرعی حیثیت۔ (کراچی)
۸ میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت۔
۹ فضیلت لیلۃ القدر۔
۱۰ فضیلت شب برات۔
۱۱ شرم و حیاء کی شرعی حیثیت۔
۱۲ غائبانہ نماز جنازہ کی شرعی حیثیت۔
۱۳ قادری عربی اردو بول چال۔
۱۴ فضیلت ذکر الٰہی اور اس کا طریقہ۔
۱۵ حی علی الفلاح پر کھڑے ہونے کی شرعی حیثیت۔
۱۶ فضائل و احکام رمضان المبارک۔
۱۷ گلدستہ صد احادیث۔
۱۸ فضیلت ماہ رجب المرجب۔
۱۹ علم و معلم اور طالب علم کی شرعی حیثیت۔
۲۰ گلدستہ ہدایات برائے طریقت۔
۲۱ فضیلت ماہ رمضان المبارک۔
۲۲ اقتباسات مثنوی مولانا روم
۲۳ فضیلت دعا اور اس کی شرعی حیثیت۔
۲۴ مسئلہ حیات النبی ﷺ کی شرعی حیثیت۔
۲۵ راہ نجات در صلوٰۃ و سلام علی سید کائنات۔
۲۶ محبت رسول اکرم ﷺ کی شرعی حیثیت۔
۲۷ آداب النبی ﷺ کی شرعی حیثیت۔
۲۸ تصوف کی شرعی حیثیت۔
۲۹ نورانیت و بشریت نبی ﷺ کی شرعی حیثیت۔
۳۰ نبی اکرم ﷺ کے مشرع ہونے کی شرعی حیثیت۔
۳۱ نبی اکرم ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کی شرعی حیثیت۔
۳۲ معراج مصطفیٰ ﷺ کی شرعی حیثیت۔
۳۳ لغة الاسلام کا اردو ترجمہ (برائے جماعت ششم)
۳۴ بوقت اذان انگوٹھے چومنے کی شرعی حیثیت۔
۳۵ درود اکسیر اعظم لسیدنا الغوث الاعظم۔ (ترجمہ براہوی و اردو)
۳۶ استاذ گرامی قدر حضرت مفتی خلیل خان برکاتی کے حالات مبارک۔
۳۷ برادر محترم علامہ عبد الغفور مشوری قلندرانی کے حالات۔
۳۸ حالات زندگی والدہ ماجدہ علیہا الرحمۃ۔
۳۹ علاقہ تونک کے چند علماء و صوفیاء کرام کا ذکر خیر۔
۴۰ وہابی کسے کہتے ہیں (علمائے بریلوی و علمائے دیوبند کے نزدیک)
۴۱ فضیلت و مقام سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
۴۲ آیت الکرسی کے معانی و فضائل۔ (عربی سے اردو)
۴۳ بشری الکئیب بلقاء الحبیب۔ (عربی سے اردو)
۴۴ حضرت مشوری صاحب کی چند تصانیف کا اردو ترجمہ۔
۴۵ راہ نجات درود خواجہ کائنات (اردو براہوی)
۴۶ المواعظ القاسمیہ (حضرت مشوری صاحب کی) تقاریر کا اردو ترجمہ۔
۴۷ ایک ہزار مقامات پر درود شریف پڑھنے کی شرعی حیثیت۔
۴۸ ترجمہ و تفسیر سورۃ "والضحیٰ"
۴۹ ترجمہ و تفسیر سورہ "الفاتحہ۔ الاخلاص۔ الکوثر۔ الناس" (زبان براہوی)
۵۰ موجودہ سنگین و خطرناک حالات سے نجات کی راہ۔
۵۱ قرآن حکیم کی آیت "تدعون" بمعنی "تعبدون"
۵۲ سوانح حیات علامہ نور احمد قلندرانی، علامہ الٰہی حق، علامہ فتح محمد سیالوی۔

دعوت خیر و ھدیہ تشکر

اس کتاب ''بشری الکئیب بلقاء الحبیب'' کو راقم الحروف کے والد محترم نے عام مسلمانوں کے فائدے کیلئے عربی سے اردو میں منتقل کیا ہے۔ اور اب زیور طبع سے آراستہ ہوکر آپ حضرات کے ہاتھوں ہے۔ الحمدللہ بعض احباب نے (جن کے اسمائے گرامی نیچے درج ہیں) اس کی طباعت کے سلسلے میں مالی تعاون فرمایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی عمر، اولاد، مال اور دولت میں برکتیں عطا فرمائے، آمین۔

نیز مترجم کی دیگر چالیس (۴۰) کتب جو کہ اب تک غیر مطبوعہ حالت میں ہیں (جن کی فہرست کتاب میں موجود ہے) علم دوست و مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اپنی طبیعت واستطاعت کے مطابق جس موضوع کی کتاب چاہیں اپنے لواحقین (مرحومین) کے ایصال ثواب کی غرض سے طبع فرمائیں۔

خیر اندیش

محمد نورالحسن قلندرانی

برائے ایصال ثواب

(۱)- عبدالرحمٰن ولد محمد یوسف۔

(۲)- حوابائی زوجہ محمد اسماعیل۔

(۳)- حاجیانی فہمیدہ بانو زوجہ محمد زکریا۔

(۴)- عبدالغفار ولد عبدالشکور۔

(۵)- محمد ابراہیم ولد عبدالرحمٰن۔

(۶)- علی محمد ولد حاجی عبدالغنی۔

منجانب

محمد امین حاجی محمد سلیمان

(نیو کلاتھ مارکیٹ، دکان نمبر ۴۵ فون نمبر 642014)

THE PRINTING MASTERS, Hyd. Ph: 20767